دوسرا دن

آیات:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قریب قریب آ کر درس کی تعظیم کی نیّت سے ہو سکے تو دوزانو بیٹھ جایئے اگر تھک جائیں تو جسطرح آپ کو آسانی ہو اُسی طرح بیٹھ کر نگاھیں نیچی کیے توجُّہ کے ساتھ فیضانِ سُنَّت کا دَرس سنئے کہ لاپرواھی کے ساتھ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے، زمین پر اُنگلی سے کھیلتے ہوئے، لباس بدن یا بالوں وغیرہ کو سَہلاتے ہوئے سُننے سے اسکی بَرَکتیں زائل ہونیکا اندیشہ ہے۔

قِیامت کی دہشتوں سے نَجات پانے کا نسخہ

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اسکی دَہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا شخص وہ ہو گا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔

صلوا علی الحبیب! صلی اللہ تعالی علی محمد

وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖۤ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةًؕ قَالُوْۤا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًاؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ۝ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا هِیَؕ قَالَ اِنَّهٗ یَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّ لَا بِكْرٌؕ عَوَانٌۢ بَیْنَ ذٰلِكَؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ۝ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَاؕ قَالَ اِنَّهٗ یَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِیْنَ۝ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا هِیَۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَیْنَاؕ وَ اِنَّاۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ۝

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب موسٰی نے اپنی قوم سے فرمایا خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو بولے کہ آپ ہمیں مسخرہ بناتے ہیں فرمایا خدا کی پناہ کہ میں جاہلوں سے ہوں۔ بولے اپنے رب سے دعاء کیجئے کہ وہ ہمیں بتادے گائے کیسی کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے نہ بوڑھی اور نہ اَوسر بلکہ ان دونوں کے بیچ میں تو کرو جس کا تمہیں حکم ہوتا ہے۔ بولے اپنے رب سے دعاء کیجئے ہمیں بتادے اس کا رنگ کیا ہے کہا وہ فرماتا ہے وہ ایک پیلی گائے ہے جس کی رنگت ڈہڈہاتی دیکھنے والوں کو خوشی دیتی۔ بولے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ ہمارے لئے صاف بیان کرے وہ گائے کیسی ہے بیشک گائیوں میں ہم کو شبہ پڑ گیا اور اللّٰہ چاہے تو ہم راہ پا جائیں گے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا: بیشک اللّٰہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو تو انہوں نے کہا کہ کیا آپ ہمارے ساتھ مذاق کرتے ہیں؟ موسیٰ نے فرمایا ''میں اللّٰہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں۔ انہوں نے کہا کہ آپ اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں بتادے کہ وہ گائے کیسی ہے؟ فرمایا: اللّٰہ فرماتا ہے کہ وہ ایک ایسی گائے ہے جو نہ تو بوڑھی ہے اور نہ بالکل

کم عمر بلکہ ان دونوں کے درمیان درمیان ہو۔ تو وہ کرو جس کا تمہیں حکم دیا جارہاہے۔ انہوں نے کہا: آپ اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں بتادے ' اس گائے کا رنگ کیا ہے؟ فرمایا کہ اللّٰہ فرماتا ہے کہ وہ پیلے رنگ کی گائے ہے جس کا رنگ بہت گہرا ہے۔ وہ گائے دیکھنے والوں کو خوشی دیتی ہے۔ انہوں نے کہا: آپ اپنے رب سے دعا کیجئے کہ ہمارے لئے واضح طور پر بیان کردے کہ وہ گائے کیسی ہے؟ کیونکہ بیشک گائے ہم پر مشتبہ ہو گئی ہے اور اگر اللّٰہ چاہے گا تو یقینا ہم راہ پالیں گے۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى: اور جب موسیٰ نے فرمایا۔} ان آیات میں یہودیوں کو جو واقعہ یاد دلایا جارہاہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک مالدار شخص عامیل کو اس کے عزیز نے خفیہ طور پر قتل کر کے دوسرے محلّہ میں ڈال دیا تاکہ اس کی میراث بھی لے اور خون بہا بھی اور پھر دعویٰ کر دیا کہ مجھے خون بہا دلوایا جائے۔ قاتل کا پتہ نہ چلتا تھا۔ وہاں کے لوگوں نے حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام سے درخواست کی کہ آپ دعا فرمائیں کہ اللّٰہ تعالیٰ حقیقت حال ظاہر فرمائے ' اس پر حکم ہوا کہ ایک گائے ذبح کرکے اس کا کوئی حصہ مقتول کے ماریں ' وہ زندہ ہو کر قاتل کے بارے میں بتادے گا۔ لوگوں نے حیرانی سے کہا کہ کیا آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام ہم سے مذاق کر رہے ہیں کیونکہ مقتول کا حال معلوم ہونے اور گائے کے ذبح کرنے میں کوئی مناسبت معلوم نہیں ہوتی۔ اس پر حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے جواب دیا ' ''میں اس بات سے اللّٰہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں مذاق کر کے جاہلوں میں سے ہو جاؤں۔ جب بنی اسرائیل نے سمجھ لیا کہ گائے کا ذبح کرنا مذاق نہیں بلکہ باقاعدہ حکم ہے تو انہوں

نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے اس کے اوصاف دریافت کیے اور بار بار سوال کر کے وہ لوگ قیدیں بڑھاتے گئے اور بالآخر یہ حکم ہوا کہ ایسی گائے ذبح کرو جو نہ بوڑھی ہو اور نہ بہت کم عمر بلکہ درمیانی عمر کی ہو' بدن پر کوئی داغ نہ ہو' ایک ہی رنگ کی ہو' رنگ آنکھوں کو بھانے والا ہو' اس گائے نے کبھی کھیتی باڑی کی ہو نہ کبھی کھیتی کو پانی دیا ہو۔ آخری سوال میں انہوں نے کہا کہ اب ہم ان شآء اللہ راہ پالیں گے۔ بہر حال جب سب کچھ طے ہو گیا تو ان کی تسلی ہو گئی پھر انہوں نے گائے کی تلاش شروع کر دی۔ ان کے اطراف میں ایسی صرف ایک گائے تھی' اس کا حال یہ تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک صالح شخص تھے ان کا ایک چھوٹا بچہ تھا اور ان کے پاس ایک گائے کے بچے کے علاوہ اور کچھ نہ رہا تھا' انہوں نے اس کی گردن پر مہر لگا کر اللہ تعالیٰ کے نام پر چھوڑ دیا اور بارگاہِ حق میں عرض کی : یارب ! عَزَّوَجَلَّ میں اس بچھیا کو اس فرزند کے لیے تیرے پاس ودیعت رکھتا ہوں تاکہ جب یہ فرزند بڑا ہو تو یہ اس کے کام آئے۔ اس نیک شخص کا تو انتقال ہو گیا لیکن وہ بچھیا جنگل میں اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں پرورش پاتی رہی' یہ لڑکا جب بڑا ہوا تو صالح و متقی بنا اور ماں کا فرمانبردار تھا۔ ایک دن اس کی والدہ نے کہا : اے نورِ نظر ! تیرے باپ نے تیرے لئے فلاں جنگل میں خدا کے نام ایک بچھیا چھوڑی تھی وہ اب جوان ہو گئی ہو گی' اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ تجھے عطا فرمائے اور تو اسے جنگل سے لے آ۔ لڑکا جنگل میں گیا اور اس نے گائے کو جنگل میں دیکھا اور والدہ کی بتائی ہوئی علامتیں اس میں پائیں اور اس کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر بلایا تو وہ حاضر ہو گئی۔ وہ جوان اس گائے کو والدہ کی خدمت میں لایا۔ والدہ نے بازار میں لے جا کر تین دینار پر فروخت کرنے کا حکم دیا اور یہ شرط کی کہ سودا ہونے پر پھر اس کی اجازت حاصل کی جائے' اس زمانہ میں

گائے کی قیمت ان اطراف میں تین دینار ہی تھی۔ جوان جب اس گائے کو بازار میں لایا تو ایک فرشتہ خریدار کی صورت میں آیا اور اس نے گائے کی قیمت چھ دینار لگادی مگر یہ شرط رکھی کہ جوان اپنی والدہ سے اجازت نہیں لے گا۔ جوان نے یہ منظور نہ کیا اور والدہ سے تمام قصہ کہا' اس کی والدہ نے چھ دینار قیمت منظور کرنے کی تو اجازت دی مگر بیچنے میں پھر دوبارہ اپنی مرضی دریافت کرنے کی شرط لگادی۔ جوان پھر بازار میں آیا' اس مرتبہ فرشتہ نے بارہ دینار قیمت لگائی اور کہا کہ والدہ کی اجازت پر موقوف نہ رکھو۔ جو ان نے نہ مانا اور والدہ کو اطلاع دی وہ صاحب فراست عورت سمجھ گئی کہ یہ خریدار نہیں کوئی فرشتہ ہے جو آزمائش کے لیے آتا ہے۔ بیٹے سے کہا کہ اب کی مرتبہ اس خریدار سے یہ کہنا کہ آپ ہمیں اس گائے کے فروخت کرنے کا حکم دیتے ہیں یا نہیں؟ لڑکے نے یہی کہا تو فرشتے نے جواب دیا کہ ابھی اس کو روکے رہو' جب بنی اسرائیل خریدنے آئیں تو اس کی قیمت یہ مقرر کرنا کہ اس کی کھال میں سونا بھر دیا جائے۔ جوان گائے کو گھر لایا اور جب بنی اسرائیل جستجو کرتے ہوئے اس کے مکان پر پہنچے تو یہی قیمت طے کی اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ضمانت پر وہ گائے بنی اسرائیل کے سپرد کی۔ (خازن، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۶۷، ۱/۶۰/۶۱)

گائے ذبح کرنے والے واقعہ سے معلوم ہونے والے مسائل:

اس واقعہ سے کئی چیزیں معلوم ہوئیں:

... (1) نبی کے فرمان پر بغیر ہچکچاہٹ عمل کرنا چاہیے اور عمل کرنے کی بجائے عقلی ڈھکوسلے بنانا بے ادبوں کا کام ہے۔

... (2) پیغمبر جھوٹ، دل لگی اور کسی کا مذاق اڑانا وغیرہ عیبوں سے پاک ہیں البتہ خوش طبعی ایک محمود صفت ہے یہ ان میں پائی جاسکتی ہے۔

...(3) شرعی احکامات سے متعلق بے جا بحث مشقت کا سبب ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر بنی اسرائیل بحث نہ نکالتے تو جو گائے ذبح کر دیتے وہی کافی ہو جاتی۔ (در منثور، البقرة، تحت الآية: ۷۰، ۱/۱۸۹)

(4) اِنْ شَآءَ اللّٰهُ کہنے کی بہت برکت ہے۔ حضور پر نور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اگر بنی اسرائیل وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ نہ کہتے تو کبھی وہ گائے نہ پاتے۔ (کشف الخفاء، حرف الشين المعجمة، ۲/۷، رقم: ۱۵۲۸)

...(5) جو اپنے عیال کو اللّٰہ تعالیٰ کے سپرد کرے اللّٰہ تعالیٰ اس کی عمدہ پرورش فرماتا ہے۔

...(6) جو اپنا مال اللّٰہ تعالیٰ کے بھروسہ پر اس کی امانت میں دے اللّٰہ تعالیٰ اس میں برکت دیتا ہے۔

...(7) والدین کی فرمانبرداری اللّٰہ تعالیٰ کو پسند ہے۔

(8)... ماں باپ کی خدمت واطاعت کرنے والوں کو دونوں جہانوں میں ملتا ہے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

نیکی کی دعوت

نیکی کی دعوت دینا صَدَقہ ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابوذَرغِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ہادیٔ راہِ نَجات، سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کافرمانِ رَحمت نشان ہے: ''اپنے (دینی) بھائی سے مُسکرا کر مِلنا تمہارے لیے صَدَقہ ہے اور نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے مَنع کرنا صَدَقہ ہے۔'' (سُنَنِ تِرمِذی ج ۳ ص ۳۸۴ حدیث ۱۹۶۳)

بات کرتے ہوئے مُسکرانا سنت ہے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ مبارَکہ میں مُسکرا کر ملنے، نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کو صَدَقہ کہا گیا۔ سبحٰن اللہ! مُسکرا کر ملنے کی تو کیا بات ہے! مسکرا کر ملنا، مسکرا کر کسی کو سمجھانا عُموماً نیکی کی دعوت کے مَدَنی کام کو نہایت سَہل و آسان بنا دیتا اور حیرت انگیز نتائج کا سبب بنتا ہے۔ جی ہاں آپ کی معمولی سی مُسکراہٹ کسی کا دل جیت کر اُس کی گناہوں بھری زندَگی میں مَدَنی انقِلاب برپا کر سکتی ہے اور ملتے وَقت بے رُخی اور لاپرواہی سے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے ہاتھ ملانا کسی کا دل توڑ کر اُس کو معاذاللہ عزوجل گمراہی کے گہرے گڑھے میں گرا سکتا ہے، للٰذا جب بھی کسی سے ملیں، گفتگو کریں اُس وَقت حتَّی الامکان مُسکراتے رہیے۔ اگر خُشک مزاجی یا بے توجُّہی سے ملنے کی خصلت ہے تو مِلنساری اور مُسکرا کر ملنے کی عادت بنانے کیلئے خوب کوشِش کیجئے، بلکہ مُسکرانے کی عادت پکّی کرنے کیلئے ضَرورتاً کسی کی ذِمّے داری بھی لگائیے کہ وہ دوسروں سے بات کرتے ہوئے آپ کا منہ پھولا ہوا یا سَپاٹ مَحسوس کرے تو گاہے بہ گاہے یاد دِہانی کرواتے ہوئے کہتا رہے یا آپ کو اِس طرح کی تحریر دکھا دیا کرے: ''بات کرتے ہوئے مُسکرانا سنَّت ہے۔'' جی ہاں واقعی یہ سنَّت ہے۔ چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 73

صَفحات پر مشتمل کتاب، '' حُسنِ اَخلاق'' صَفْحَہ 15پر ہے: حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ دَرداء رضی اللہ تعالٰی عنہا، حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مُتَعَلِّق فرماتی ہیں کہ وہ ہر بات مُسکرا کر کیا کرتے، جب میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو اُنھوں نے جواب دیا: '' میں نے حُسنِ اخلاق کے پیکر، ملنساروں کے رہبر، غمزدوں کے یاوَر، محبوبِ ربِّ اکبر صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم دَورانِ گفتگو مسکراتے رہتے تھے۔'' (مکارِمُ الاخلاق للطَّبَرانی ص۳۱۹ رقم۲۱)

جس کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں	اُس تبسُّم کی عادت پہ لاکھوں سلام

شرح کلامِ رضا: حدائقِ بخشش شریف میں شامِل '' سلامِ رضا'' کے اِس مصرعے '' جس کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں'' کا آخری لفظ، '' پڑیں'' اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی مَدَنی سوچ کا عظیم شَہ پارہ ہے۔ کیوں کہ اگر پڑیں کے بجائے '' پڑے'' لکھتے تو معنًا کسی ایک واقعے کی طرف اشارہ مانا جاتا! مگر اعلیٰ حضرت نے '' پڑیں'' لکھ کر سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کی عظیم صِفت بیان فرمادی۔ چنانچہ اِس مصرع کا معنٰی ہے: حیات ظاہری میں تو تِسکین دینے سے غمزدہ دلوں کی کلیاں کِھل اٹھتی تھیں مگر آج بھی سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وَسَلَّم جب کسی دُکھیارے کو خواب میں یا کسی غلام کو قبر میں تسلی دیتے ہیں تو وہ پر سکون ہو جاتا ہے۔ اِس مُصرعے میں یہ بھی اشارہ ہے کہ محشر میں بھی اپنے گنہگار اُمّتیوں کو ڈھارس بندھا کر چین و قرار بخشیں گے دوسرے مصرعے کے معنٰی ہیں: اُس تسکین بخش عادتِ کریمہ پر لاکھوں سلام ہوں۔ حضرت مولانا سیِّد اختر الحامدی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے اِس شِعر پر کیا خوب تضمین باندھی ہے۔

مُضطرِب غم سے ہوتے ہُوئے ہنس پڑیں	رنج سے جان کھوتے ہوئے ہنس پڑیں
بخت جاگ اٹھیں سوتے ہوئے ہنس پڑیں	جس کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں

اُس تبسُّم کی عادت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

ہاتھ ملانے میں مُسکرانا مغفِرت کا باعث ہے

ایک روایت میں ہے کہ سیِّدُنا نُفَیْع اَعْمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بَرَاء بن عازِب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو اُنہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے مُصافَحہ فرمایا(یعنی ہاتھ ملائے)اور مسکرانے لگے، پھر پوچھا: جانتے ہو میں نے ایسا کیوں کیا؟میں نے عرض کی: نہیں۔تو فرمانے لگے کہ نبیِّ کریم،رءُوفٌ رَّحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے مجھے شَرَفِ ملاقات بخشا تو میرے ساتھ ایسے ہی کیا پھر مجھ سے پوچھا: جانتے ہو میں نے ایسا کیوں کیا؟ تو میں نے عرض کی: نہیں۔تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جب دو مسلمان ملاقات کرتے وَقت مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) ہیں اور دونوں ایک دوسرے کے سامنے اللہ عزوجل کے لئے مسکراتے ہیں تو ان کے جُدا ہونے سے پہلے ہی ان کی مغفِرت کردی جاتی ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطّبَرانی ج۵ ص۳۶۶ حدیث۷۶۳۰)

باغِ جنّت میں محمد مسکراتے جائیں گے　　　پھول رَحمت کے جھڑیں گے ہم اٹھاتے جائیں گے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

مُسکرانے کی اچھی بُری نیتیں

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! مذکورہ حدیثِ پاک میں لفظ "اللہ کیلئے" اچّھی نیّت کی صَراحت کرتا ہے۔بَہَر حال کسی مسلمان سے ہاتھ ملانا اور دورانِ گفتگو مُسکرانا صِرف اسی صورت میں باعثِ ثوابِ آخِرت و مغفِرت

ہے جبکہ یہ ہاتھ ملانا اور مُسکرانا صِرف اللہ عزوجل کی رِضا پانے کی نیّت سے ہو۔اپنی مِلنساری کا سکّہ جمانے، کسی مالدار یا سیاسی "شخصیّت" کی خوشنودی پانے، دُنیوی مذموم مفاد پرستی والی" ذاتی دوستی" بڑھانے اور معاذاللہ عزوجل اَمرد کے ہاتھوں کے مَساس (یعنی چُھونے) اور اُس کی جوابی مُسکراہٹ کے ذَرِیعے گناہوں بھری لذّت پانے وغیرہ بُری نیّتوں کے ساتھ نہ ہو۔واقعی وہ اسلامی بھائی بڑے خوش نصیب ہیں جو رضائے الٰہی عزوجل پانے، اپنی مغفِرت کروانے، اِتّباعِ سنّت کا ثواب کمانے، مسلمان کے دل میں خوشی داخِل فرمانے، اِنفِرادی کوشِش کے ذَرِیعے اسلامی بھائیوں کو مَدَنی انعامات کا عامل اور سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلوں کا مسافِر بنانے وغیرہ حسبِ حال اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ملاقات و بات کرتے ہوئے مسکراتے رہتے ہیں۔

قَہقَہہ شیطان کی طرف سے ہے

کِھل کِھلا کر ہنسنا مناسِب نہیں کیوں کہ یہ سنَّت نہیں ہے بلکہ یہ تو شیطان کی جانِب سے ہے۔ جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ العُیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: " اَلْقَہْقَہَۃُ مِنَ الشَّیْطَانِ وَالتَّبَسُّمُ مِنَ اللهِ یعنی قہقہہ (قَہ۔قَ۔ہَہ) شیطان کی طرف سے ہے اور مسکرانا اللہ عزوجل کی طرف سے ہے۔" (اَلْمُعْجَمُ الصَّغِیر لِلطّبرانی ج۲ ص ۱۰۴ حدیث ۱۰۵۳) حضرتِ علّامہ عبدُ الرَّءُوف مَناوی فرماتے ہیں: قَہقَے سے مُراد آواز کے ساتھ ہنسنا ہے، شیطان اِسے پسند کرتا ہے اور اُس پر سُوار ہو جاتا ہے جبکہ تَبَسُّم سے مُرادِ بغیر آواز کے تھوڑی مِقدار میں ہنسنا ہے۔ (فَیْضُ القَدِیر لِلْمُناوِی ج ۴ ص ۷۰۶ تحت الحدیث ۶۱۹۶) مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں: مسکرانا اچھّی چیز ہے (اور) قَہقَہ بُری چیز، تَبَسُّم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی عادتِ کریمہ تھی (لہٰذا) جب کسی سے ملو مسکرا کر ملو۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۷ ص ۱۴)

قَہقَہہ گناہ نہیں

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! یاد رہے! قَہقَہہ لگانا اگرچِہ شیطان کی طرف سے ہے، بُرا بھی ہے اور سنَّت بھی نہیں تاہم گناہ نہیں ہے۔ بالفرض کسی عالِم صاحِب یا بُزُرگ کو قَہقَہہ لگاتا پائیں تو اُن کی طرف سے اپنے دل میں ہرگز کسی قسم کا مَیل نہ لائیں۔

خاموشی زیادہ ہنسی کم

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم زیادہ خاموشی اختیار کرنے والے اور کم ہنسنے والے تھے۔(مُسندِ اِمام احمد ج ۷ ص ۴۰۷ حدیث ۲۰۸۵۳) حافِظ ابنِ حَجَر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: احادیثِ مبارَکہ کو جَمع کرنے سے جو بات ظاہِر ہوئی وہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم عام طور پر تبسُّم سے زیادہ نہیں ہنستے اور کبھی زیادہ ہو جاتا تو وہ ہنسی ہوتی اور ظاہِر یہی ہے کہ قَہقَہہ نہ ہوتا۔ (اَلْمَواہِبُ اللَّدُنِّیَّۃ ج ۲ ص ۵۴)

غصہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار ،حبیبِ پروردگار، شفیعِ روزِ شُمار، جنابِ احمدِ مختار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ نور بار ہے: ''میں نے گزشتہ رات عجیب واقِعہ دیکھا ، میں نے اپنے ایک اُمّتی کو دیکھاجوپُل صِراط پر کبھی گِھسَٹ کر چل رہا تھا اور کبھی گھٹنوں کے بل چل رہا تھا ،اتنے میں وہ دُرُود شریف آیا جو اس نے مجھ پر بھیجا تھا، اُس نے اُسے پُل صِراط پر کھڑا کر دیا یہاں تک کہ اُس نے پل صراط کو پار کر لیا۔(المعجم الکبیر ج۲۵ ص۲۸۱،۲۸۲ حدیث ۳۹ داراحیاء التراث العربی بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !

صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرلیتے ہیں۔فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " نیۃ المومن خیرمن عملہ مسلمان کی نیت اس کے عمل

سے بہتر ہے۔

دومدنی پھول:

(۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ ' اُتنا ثواب بھی زیادہ

بیان سننے، کرنے کی نیتیں

(۱) نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا(۲)علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دوزانو بیٹھوں گا (۳) اہم اہم باتیں لکھوں گا(۴)صلو علی الحبیب' اذکر وااللہ ' توبوا الی اللہ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دلجوئی کیلئے بلند آواز سے جواب دوں گا(۵) میں بھی نیت کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل کی رضا پانے اور ثواب کمانے کیلئے بیان کروں گا(٦)دیکھ کر بیان کروں گا(۷)نیکی کا حکم دوں گا اور برائی سے منع کروں گا(۸) نظر کی حفاظت کا ذہن بنانے کی خاطر حتی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

72مدنی انعامات کے رسالے کی ترغیب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پندرہویں صدی کی عظیم علمی و روحانی شخصیت شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ نے ہمیں اس پُر فتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مشتمل شریعت و طریقت کا مجموعہ بنام " مَدَنی انعامات" عطا

فرمائے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کی دنیا و آخِرت بہتر بنانے کے لئے سوال نامے کی صورت میں اسلامی بھائیوں کے لیے 72مَدَنی انعامات پیش کئے گئے ہیں۔ایک مسلمان کے لئے مَدَنی انعامات پر عمل کس قدر ضروری ہے اس کا اندازہ آپ کو اسی وقت ہو سکتا ہے جب آپ مَدَنی انعامات کا بغور مُطَالَعَہ فرمائیں گے آپ دیکھیں گے کہ ان مَدَنی انعامات میں فرائض و واجبات اور سُنَن و مُستَحَبات پر عمل کی ترغیب کے ساتھ ساتھ کہیں اخلاقیات کے حُصُول کے مَدَنی پھول خوشبو پھیلا رہے ہیں تو کہیں گناہوں سے بچنے اور آسانی سے نیکیاں کرنے کے طریقے اپنی بَرَکتیں لٹا رہے ہیں۔ترغیب و تحریص کے لیے ان مَدَنی انعامات میں سے ایک کے فضائل پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔اگر مکمل توجہ کیساتھ شرکت رہی تو ان شآء اللہ عزوجل آپ کا دل مَدَنی انعامات پر عَمَل کرنے لے لئے بے قرار ہ وجائے گا۔

شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ مَدَنی انعام نمبر 28میں فرماتے ہیں

(28) آج آپ نے (گھر میں یا باہَر) کسی پر غصَّہ آجانے کی صورت میں چپ سادھ کر غصّے کا علاج فرمایا یا بول پڑے؟ نیز در گزر سے کام لیا یا انتقام (یعنی بدلہ لینے)کا موقع ڈھونڈتے رہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھایئو! اس مَدَنی انعام پر عمل کرتے ہوئے ہمیں غصہ آنے کی صور ت

میں غصے کا علاج کرنا ہے۔بے جا غصے کی تباہ کاریاں بہت زیادہ ہے۔آج معاشرے میں جتنے جھگڑے فتنے ،قطع تعلق ہورہے ہیں اس کی ایک بڑی وجہ غصہ بھی ہے۔

کیا غُصّہ حرام ہے؟

عوام میں یہ غَلَط مشہور ہے کہ"غُصّہ حرام ہے "غُصّہ ایک غیر اختیاری اَمر ہے، انسان کو آہی جاتا ہے، اِس میں اس کاقُصُور نہیں، ہاں غُصّہ کا بے جا استِعمال بُراہے۔بعض صُورَتوں میں غُصّہ ضَروری بھی ہے مَثَلاً جِہاد کے وَقت اگرغُصّہ نہیں آئے گا تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے دشمنوں سے کس طرح لڑیں گے ! بہَر حال غُصّے کا "اِزالہ"(یعنی اس کا نہ آنا) ممکن نہیں "اِمالہ"ہونا چاہیئے یعنی غُصّہ کا رُخ دوسری طرف پھر جانا چاہیئے۔مَثَلاً کوئی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہونے سے پہلے بُری صحبت میں تھا،غُصّہ کی حالت یہ تھی کہ اگر کسی نے ہاں کا نا کہہ دیا تو آپے سے باہَر ہوگیااور گالیوں کی بُوچھاڑ کردی،کسی نے بدتمیزی کردی تو اُٹھا کر تھپڑ جَڑدیا۔مطلب کوئی بھی کام خِلافِ مزاج ہوا،غُصّہ آیا تو صَبْر کرنے کے بجائے ناقِد کردیا۔جب اسے خوش قسمتی سے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول مُیَسَّر آ گیا اور دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربِیَّت کے مَدَنی قافِلوں میں سفر کی بَرَکتیں ظاہِر ہونے لگیں تو غُصّہ کا "اِمالہ"ہوگیایعنی رُخ بدل گیایعنی اب بھی غُصّہ تو باقی ہے مگر اس کا رخ یوں تبدیل ہوا کہ اِسے اللہ ورسول اور صحابہ واولیاء عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم و علیہم الرضوان کے دشمنوں سے بُغض ہوگیامگرخود اس کی اپنی ذات کو کوئی

کتنا ہی بُرا بھلا کہے' غُصّہ دلائے مگر صَبر کرتاہے 'دوسروں پر بپھرنے کے بجائے خود اپنے نفس پرغُصّہ ناقِد کرتا ہے کہ تجھے گناہ نہیں کرنے دُوں گا۔اَلغَرَض غُصّہ تو ہے مگر اب اس کا" اِمالہ" ہوگیا'یعنی رُخ بدل گیا جو کہ آخرت کیلئے انتہائی مفید ہے۔

دل میں نورِایمان پانے کا ایک سبب

جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے ""جس شخص نے غُصّہ ضَبط کرلیاباوُجود اِس کے کہ وہ غُصّہ ناقِذ کرنے پرقُدرت رکھتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے دل کوسُکون وایمان سے بھردیگا۔" (الجامع الصغیر للسیوطی ص۵۴۱حدیث ۸۹۹۷ دارالکتب العلمیۃ بیروت) یعنی اگر کسی کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچ گئی اور غُصّہ آگیا یہ بدلہ لے سکتا تھامگر محض رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی خاطِر غُصّہ پی گیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کوسُکونِ قَلب عطا فرمائے گا اور اس کا دل نورِ ایمان سے بھردیگا۔اس سے معلوم ہوا کہ بعض اوقات غُصّہ آنا مفید بھی ہے جبکہ ضبط کرنا نصیب ہوجائے۔آیئے اسے ایک مثال کے ذریعے سمجھتے ہیں

غصہ زیادہ ہونے کی مثال

عقل کی مثال شکار کرنے والے گھڑسوار(شکاری) کی سی ہے' خواہش گھوڑے اور غصہ کتے کی طرح ہے۔جب شکاری ماہرو تجربہ کار' گھوڑا ہوشیار اور کتا سدھایا ہوا ہو تو شکاری ضرور کامیاب ہوگا اور اگر شکاری خود ناتجربہ کار' گھوڑا سرکش اور کتا پاگل ہو تو نہ گھوڑا اس سے سیدھا چلے گا اور نہ ہی کتا اس کے اشارے پر دوڑے گا' ایسی صورت میں شکار

کرنا تو ممکن نہیں ہاں ہلاکت کے امکانات ضرور ہیں۔
ناتجربہ کارشکاری ہونا انسان میں عقل(حکمت و بصیرت) کی کمی اور جہالت کی مثال ہے اور گھوڑے کا سرکش ہونا انسانی خواہشات کے حدسے بڑھ جانے کی مثال ہے خصوصًا پیٹ اور شرم گاہ کی خواہش کابڑھ جانا اور کتے کا پاگل ہونا غصہ زیادہ ہونے کی مثال ہے۔

دلوں پر چڑھنے والی بڑھکتی آگ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غصہ دلوں پر چڑھنے والی بھڑکتی آگ کا ایک شُعلہ ہے جو دل کے اندر اس طرح چُھپا ہوتا ہے جس طرح راکھ کے نیچے چنگاری ہوتی ہے۔انسان کی ایک رگ کا سلسلہ شیطان لعین تک دراز ہے پس جس شخص پر غصے کی آگ غالب ہوئی یقیناً شیطان سے اس کی قربت بھی مضبوط ہو گئی ہے کیونکہ شیطان ہی نے کہاتھا:
ترجمہ کنز الایمان: تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اُسے مٹی سے بنایا۔
اب آیئے غصے کی حقیقت و محل کو سمجھتے ہیں کہ غُصے کی حقیقت و محل ہے کیا؟

غصہ کی حقیقت اور اس کا محل

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے قوتِ غضب کو آگ سے بنایاہے اور اسے انسان کے اندر رکھ دیا ہے' اب جب بھی اسے کسی غرض اور مقصد سے روکا جاتا ہے تو اس کے اندر موجود غضب کی آگ بھڑک اٹھتی ہے اور جوش میں آجاتی ہے جس کے باعث اس کے دل کا خون

کھول اٹھتاہے اور رگوں میں پھیل جاتا ہے اور بدن کے بالائی حصے کی طرف بلند ہوجاتا ہے جس طرح آگ کی لپٹیں اوپر اٹھتی ہیں یا جیسے ہانڈی کااُبال اوپر کو اٹھتاہے۔لہٰذا وہ چہرے کی طرف بلند ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے آنکھیں اور چہرہ سرخ ہوجاتے ہیں اور چونکہ چہرہ صاف وشفاف ہوتا ہے اس لئے چہرے میں سرخی صاف دکھائی دیتی ہے جیسے شیشے کے گلاس میں کوئی چیز ہو تو باہر سے اس کی رنگت صاف دکھائی دیتی ہے۔یہ خون کا پھیلنا اُس وقت ہوتا ہے جب انسان کو اپنے سے کمزور آدمی پر غصہ آئے اور اُسے اِس بات کا علم ہو کہ وہ اس پر اپنا غصہ نکال سکتا ہے اور اگر غصہ اپنے سے طاقتور آدمی پر آئے اور اس سے انتقام نہ لے سکتا ہوتو یہ خون ظاہری جلد سے سمٹ کر دل کے اندر چلا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس وقت انسان کا چہرہ زردپڑ جاتا ہے اور اگرغصہ اپنے سے ہم پلہ پر آئے تو یہ دونوں کیفیتیں ظاہر ہوتی ہیں اور اضطراب کی وجہ سے کبھی چہرہ سُرخ اور کبھی زَرد ہوجاتا ہے۔

غُصّے کی تعریف

مُفَسّرِشہیر حکیمُ الاُمَّت حضر ت ِمفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: ''غَضَب یعنی غُصّہ نفس کے اُس جوش کا نام ہے جو دوسرے سے بدلہ لینے یا اُسے دَفع (دور)کرنے پر اُبھارے۔'' (مرأة المناجیح ج٦ ص٦٥٥ ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور)

انسان پر شیطان کب غالب آتا ہے؟

شیطان مردود بکتا ہے۔جب کسی پر غُصّہ کا جال ڈالنے میں کامیاب ہوجاتا ہوں تو جس طرح بچے گیند کو پھینکتے اور اُچھالتے ہیں، میں اس غُصیلے شخص کو شیاطین کی جماعت میں اسی طرح پھینکتا اور اُچھالتا ہوں۔غُصیلا شخص علم وعمل کے کتنے ہی بڑے مرتبے پر فائز ہو،خواہ اپنی دعاؤں سے مُردے تک زندہ کرسکتا ہو،میں اس سے مایوس نہیں ہوتا، مجھے اُمّید ہوتی ہے کہ کبھی نہ کبھی وہ غُصّہ میں بے قابو ہوکر کوئی ایسا جُملہ بک دے گا جس سے اس کی آخِرت تباہ ہوجائے گی۔رہا "نَشہ" تو میرے اس جال کا شکاریعنی شرابی اس کو تومیں بکری کی طرح کان پکڑ کر جس بُرائی کی طرف چاہوں لئے لئے پھرتا ہوں۔اِس طرح شیطان نے یہ بتادیا، کہ جو شخص غُصّہ کرتا ہے وہ شیطان کے ہاتھ میں ایسا ہے، جیسے بچّوں کے ہاتھ میں گیند۔اس لیے غُصّہ کرنے والے کو صَبْر کرنا چاہیے ، تاکہ شیطان کا قیدی نہ بنے کہ کہیں عمل ہی ضائع نہ کر بیٹھے۔(تنبیہ الغافلین ص۱۱۰پشاور)

اکثر لوگ غُصّہ کے سبب جہنَّم میں جائیں گے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!اس بُزُرگ کی گفتگو میں شیطان نے یہ بات بھی بتائی ہے کہ غُصیلا انسان شیطان کے ہاتھ میں اس طرح ہوتاہے جیسے بچّوں کے ہاتھ میں گیند۔لہٰذا غُصّہ کاعلاج کرناضَروری ہے۔کہیں ایسا نہ ہو کہ غُصّہ کے سبب شیطان سارے اعمال برباد کروا ڈالے۔

کیمیائے سعادت میں حُجّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں : ”غُصّہ کا علاج اور اس باب میں محنت و مشقت برداشت کرنا فرض ہے ' کیونکہ اکثر لوگ غُصّے ہی کے باعث جہنَّم میں جائیں گے۔“ (کیمیائے سعادت ج ۲ ص ٦٠١ انتشا رات گنجینہ تہران)

سیِّدُنا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ' اے آدمی! غُصّہ میں تو خوب اُچھلتا ہے ' کہیں اب کی اُچھال تجھے دوزخ میں نہ ڈال دے۔(احیاء العلوم ج۳ص۲۰۵دارصادربیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

”غُصّے سے ربِّ پاک کی پناہ“ کے سولہ حُرُوف کی نسبت سے غُصّے سے جَنَم لینے والی 16 بُرائیوں کی نشاندہی

غُصّہ کے سبب بہُت ساری برائیاں جنم لیتی ہیں جو آخِرت کیلئے تباہ کُن ہیں مثلاً :

{۱}حسد {۲} غیبت {۳}چغلی {۴}کینہ {۵}قَطعِ تعلُّق {٦} جھوٹ{۷}آبروریزی {۸}دوسرے کوحقیر جاننا{۹} گالی گلوچ {۱۰} تکبُّر{۱۱}بے جا مار دھاڑ {۱۲} تمسخر(یعنی مذاق اُڑانا) {۱۳} قَطعِ رِحمی {۱۴}بے مُرَوَّتی{۱۵} شُماتَت یعنی کسی کے نقصان پر راضی ہونا {۱٦} اِحسان فراموشی وغیرہ۔واقعی جس پرغُصّہ آجاتا ہے 'اُس کا اگر نقصان ہوجائے تو غُصّہ ہونے والا خوشی محسوس کرتاہے 'اگر اُس پرکوئی مصیبت آتی ہے تو یہ راضی ہوتا ہے'اس کے سارے اِحسانات بھول جاتاہے اور ا س سے تعلُّقات ختم کردیتاہے۔بعضوں کا غُصّہ دل میں چُھپا رَہتا ہے اور برسوں تک نہیں جاتااسی غُصّہ کی وجہ

سے وہ شادی غمی کے مواقع پر شرکت نہیں کرتا۔بعض لوگ اگر بظاہر نیک بھی ہوتے ہیں پھر بھی جس پرغُصّہ دل میں چُھپا کر رکھتے ہیں'اس کا اظہار یوں ہوجاتاہے کہ اگر پہلے اس پر اِحسان کرتے تھے تو اب نہیں کرتے ' اب اُس کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش نہیں آتے' نہ ہمدردی کا مُظاہَرہ کرتے ہیں'اگر اس نے کوئی اجتِماعِ ذکرونعت وغیرہ کا اِہتِمام کیاتو مَعاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ محض نفس کیلئے ہونے والی ناراضگی اورغُصّہ کی وجہسے اس میں شرکت سے اپنے آپ کو محروم کرلیتے ہیں۔بعض رشتے دار ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کے ساتھ آدَمی لاکھ حُسنِ سُلوک کرے مگر وہ راہ پر آتے ہی نہیں ،مگر ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہئے۔"جامِع صغیر "میں ہے: صِلْ مَنْ قَطَعَكَ یعنی "جو تجھ سے رِشتہ کاٹے تو اس سے جوڑ۔" (الجامع الصغیرللسیوطی ص۳۰۹حدیث ۵۰۰۴)

مولینارُومی فرماتے ہیں۔

تو برائے وصل کردن آمدی
نے برائے فصل کردن آمدی

(یعنی تو جوڑ پیدا کرنے کیلئے آیا ہے توڑ پیدا کرنے کیلئے نہیں آیا۔)

غُصّے کا عَمَلی علاج

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کے غُصہ کے سبب کیسی کیسی بُرائیاں جنم لیتی ہیں لہٰذا ہمیں اِس کے علاج کی طرف آنا چاہیے۔

(1) غُصہ پینے اور درگزر کے فضائل کو پیش نظر رکھئے:

غصے کے علاج کا ایک طریقہ یہ ہے کہ غُصّہ پی جانے اور درگزر سے کام لینے کے فضائل سے آ گاہی حاصل کی جائے ، اورجب کبھیغُصّہ آئے ان فضائل پر غور وفکر کرکے غُصّے کو پینے کی کوشِش کی جائے۔

آیئے اِس کے متعلق چند فضائل سُنتے ہیں تاکہ غُصہ پینے اور درگُزر سے کام لینے کا ہمارا بھی ذہن بنے۔چنانچہ

بخاری شریف میں ہے ، ایک شخص نے بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں عرض کی ، یارسولَ اللہ ! عزوجل و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مجھے وصیّت فرمایئے۔ ارشاد فرمایا:"غُصّہ مت کرو۔" اس نے باربار یِہی سُوال کیا۔جواب یِہی ملا: " غُصّہ مت کرو۔"(صحیح البخاری ج۴ص۱۳۱ حدیث ۶۱۱۶)

غُصّہ پینے والے کیلئے جنتی حُور

ابو داؤدکی حدیث میں ہے:جس نے غُصّے کو ضبط کرلیا حالانکہ وہ اسے نافذکرنے پر قادر تھا تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بروزِقیامت اُس کو تمام مخلوق کے سامنے بلائے گااور اِختیار دے گا کہ جس حُور کو چاہے لے لے۔(سنن ابی داؤد ج۴ ص۳۲۵ ،۳۲۶حدیث ۴۷۷۷ دار احیاء التراث العربی بیروت)

جنت کی بشارت

حضرت ِسیِّدُناابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، کہ میں نے عرض کی ، یارسول

اللہ! عزوجل و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مجھے کوئی ایسا عمل ارشاد فرمایئے جو مجھے جنّت میں داخِل کر دے؟ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا : " لَاتَغْضَبْ وَلَكَ الْجَنَّةُ " یعنی غُصّہ نہ کرو، تو تمہارے لئے جنّت ہے۔ (مجمع الزوائد، ج۸، ص۱۳۴حدیث ۱۲۹۹۰ دارالفکر بیروت)

غُصّہ روکنے کی فضیلت

حدیثِ پاک میں ہے: جو شخص اپنے غُصّے کو روکے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے روز اُس سے اپنا عذاب روک دے گا۔(شعب الایمان ج٦ ص۳۱۵ حدیث ۸۳۱۱)

طاقتور کون؟

بخاری شریف میں ہے:" طاقتور وہ نہیں جو پہلوان ہو دوسرے کو پچھاڑ دے بلکہ طاقتور وہ ہے جو غُصّہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔"(صحیح البخاری ج۴ص۱۳۰ حدیث ۶۱۱۴ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

غُصّہ پینے کی فضیلت

کَنزُالعُمّال میں ہے: سرکارِ مدینۂ منوّرہ" سلطانِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظم ہے: جو غُصّہ پی جائے گا حالانکہ وہ نافذِ کرنے پر قدرت رکھتا تھا تو اللہ عَزَّوَجَل قیامت کے دن اس کے دل کو اپنی رضا سے معمور فرمادیگا۔(کنزالعُمّال ج۳ص۱۶۳حدیث۷۱۶۰ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

(2)بُزُرگان دین کے طرز عمل اور حکایات کو پیش نظر رکھئے:

غُصّے کا ایک علاج یہ بھی ہے کہ غُصّہ لانے والی باتوں کے موقع پر بُزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰہُ المبین کے طرزِ عمل اور ان کی حِکایات کو ذِہن میں دوہرائے :

حکایت: شہنشاہِ خیرالانام صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک غلام کو کسی کام کیلئے طلب فرمایا' وہ دیر سے حاضِر ہوا توحُضُورِ انور' مدینے کے تاجورصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دستِ منوّر میں مِسواک تھی فرمایا: ''اگر قیامت میں انتِقام نہ لیا جاتا تو میں تجھے اِس مِسواک سے مارتا۔'' (مُسنَدِ ابو یَعلٰی ج۶ ص۹۰ حدیث ۶۸۹۲دار الکتب العلمیۃ بیروت) دیکھا آپ نے! ہمارے میٹھے میٹھے آقا' شہنشاہِ خیرالانامصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کبھی بھی اپنے نَفس کی خاطِر انتِقام نہیں لیتے تھے اور ایک آج کل کا مسلمان ہے کہ اگر نوکر کسی کام میں کوتاہی کردے تو گالیوں کی بُوچھاڑ بلکہ مار دھاڑ پر اُتَر آتا ہے۔

حکایت: امیرُالمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کسی نے گا لی دی ' ارشاد فرمایا: ''میرے تو اس طرح کے اور بھی عُیُوب ہیں۔جو اللہ تعالیٰ نے تجھ سے پوشیدہ رکھے ہیں۔ (احیائُ العلوم ج۳ص۲۱۲دارصادربیروت)

حکایت:کیمیا ئے سعادت میں حُجَّةُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نقل فرماتے ہیں: کسی شخص نے حضرتِ امیرُالمُؤمِنین سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سخت کلامی کی۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سر جھکا لیا اور فرمایا: ''کیاتم یہ چاہتے ہوکہ مجھے غُصّہ آجائے اورشیطان مجھے تکبراور حکومت کے غُرور میں مبتَلا کرے

اور میں تم کو ظلم کا نشانہ بناؤں اوربَروزِ قیامت تم مجھ سے اِس کا بدلہ لو مجھ سے یہ ہر گز نہیں ہوگا"۔یہ فرما کر خاموش ہوگئے۔(کیمیائے سعادت ج۲ص۵۹۷انتشا رات گنجینہ تہران)

حکایت: کسی شخص نے حضرت ِ سیِّدُناسلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالی دی۔ اُنہوں نے فرمایا: "اگر بروزِقیامت میرے گناہو ں کاپَلّہ بھاری ہے تو جو کچھ تم نے کہا میں اُس سے بھی بدتر ہوں اور اگر میرا وہ پَلّہ ہلکا ہے تو مجھے تمہاری گالی کی کوئی پرواہ نہیں۔" (اتحاف السادۃ المتقین ج۹ص۴۱۶ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

حکایت: کسی شخص نے سیِّدُنا شَعبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو گالی دی آپ نے فرمایا :اگرتُوسچ کہتاہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ میری مغفِرت فرمائے اور اگرتُو جھوٹ کہتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تیری مغفِرت فرمائے ۔"(احیائُ العلوم ج۳ ص ۲۱۲ دار صادر بیروت)

حکایت: حضرتِ سیِّدُنافُضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض کی گئی،حُضور!فُلاں آپ کوبُرا بھلا کہہ رہا تھا۔فرمایا: خدا کی قسم ! میں تو شیطان کو ناراض ہی کروں گا،پھر دُعاء مانگی،یا اللہ عَزَّوَجَلّ ! اس شخص نے میری جو جو بُرائیاں بیان کیں اگروہ مجھ میں ہیں تو مجھے مُعاف فرمادے اور میری اِصلاح فرما۔اور اگر اِس نے مجھ پر جھوٹے الزامات رکھے ہیں تو اس کومُعافی سے نوازدے۔

حکایت: ایک شخص سیِّدُنابکر بن عبدا للہ مُزنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سر عام بُرا بھلا کہے جارہا تھا مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خاموش تھے۔کسی نے عرض کی، آپ جوابی

کاروائی کیوں نہیں فرماتے ؟ فرمایا:"میں اس کی کسی بُرائی سے واقِف ہی نہیں جس کے سبب اسے بُرا کہہ سکوں 'بُہتان باندھ کر سخت گنہگار کیوں بنوں!" سبحٰن اللہ! عزوجل یہ حضراتِ قُدسِیَّہ کتنے بھلے انسان ہوا کرتے تھے اورکس اَحسَن انداز میں غصے کا علاج فرمالیا کرتے تھے۔انہیں اچّھی طرح معلوم تھا کہ اپنے نفس کے واسطے غُصّہ کرکے مدِّمُقابِل پر چڑھا ئی کرنے میں بھلائی نہیں ہے۔

سن لو نقصان ہی ہوتا ہے بِالآخِر ان کو
نفس کے واسطے غُصّہ جو کیا کرتے ہیں

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نمک زیادہ ڈالدیا

کہتے ہیں 'ایک آدمی کی بیوی نے کھانے میں نمک زیادہ ڈالدیا۔اسے غُصّہ تو بَہُت آیا مگر یہ سوچتے ہوئے وہ غُصّے کو پی گیا کہ میں بھی تو خطائیں کرتا رَہتا ہوں اگر آج میں نے بیوی کی خطا پر سختی سے گرفت کی تو کہیں ایسا نہ ہوکہ کل بروزِقِیامت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بھی میری خطاؤں پر گرفت فرمالے۔چُنانچِہ اُس نے دل ہی دل میں اپنی زَوجہ کی خطا مُعاف کردی۔اِنتِقال کے بعد اس کوکسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا'اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا ؟ اُس نے جواب دیا کہ گناہوں کی کثرت کے سبب عذاب ہونے ہی والاتھا کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: میری بندی نے سالن میں نمک زیادہ ڈال

دیا تھا اور تم نے اُس کی خطا مُعاف کردی تھی ٗجاؤ میں بھی اُس کے صلے میں تم کوآج مُعاف کرتا ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جو چُپ رہا اُس نے نجات پائی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ کو بول کر بارہاپچھتانا پڑا ہوگا مگر خاموش رَہ کر کبھی نَدامت نہیں اُٹھائی ہوگی۔ تِرمذِی شریف میں ہے ٗمَنۡ صَمَتَ نَجَا یعنی جوچُپ رہا اُس نے نَجات پائی۔" (سنن الترمذی ج۴ ص۲۲۵ حدیث ۲۵۰۹ دار الفکر بیروت) اور یہ محاورہ بھی خوب ہے"" ایک چُپ سو کوہَرائے۔"

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کر بھلا ہو بھلا

حضرت ِسیِّدُنا شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بوستانِ سَعدی میں نَقل کرتے ہیں: ایک نیک سیرت شخص اپنے ذاتی دشمنوں کا ذِکر بھی بُرائی سے نہ کرتا تھا۔جب بھی کسی کی بات چِھڑتی' اُس کی زَبان سے نیک کلمہ ہی نکلتا۔اُس کے مرنے کے بعد کسی نے اُسے خواب میں دیکھا تو سُوال کیا: مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی اللہ عزوجل نے تیرے ساتھ کیامُعامَلہ فرمایا؟ یہ سُوال سُن کر اُس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی اور وہ بُلبل کی طرح شِیریں آواز میں بولا: "دنیا میں میری یِہی کوشِش ہوتی تھی کہ میری زَبان سے کسی کے بارے میں کوئی

بُری بات نہ نکلے‘نکیرَین نے بھی مُجھ سے کوئی سخت سُوال نہ کیااور یوں میرا مُعاملہ بَہُت اچھّا رہا۔" (بوستان سعدی ص ۱۴۴ باب المدینہ کراچی)

نرمی زینت بخشتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!آپ نے مُلاحَظہ فرمایا‘ نرمی اورعَفو ودرگزر کرنے سے اللّٰہُ رَبُّ العِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی کس قدررَحمت ہوتی ہے۔کاش !ہم بھی اپنی بے عزّتی کرنے والوں یا ستانے والوں کو مُعاف کرنااِختیار کریں۔مسلم شریف میں ہے :جس چیز میں نَرمی ہوتی ہے اُسے زینت بخشتی ہے اور جس چیز سے جُدا کرلی جاتی ہے اُسے عیب دار بنادیتی ہے۔ (صحیح مسلم ص ۱۳۹۸ حدیث ۲۵۹۴ دار ابن حزم بیروت)

پیشگی مُعاف کرنے کی فضیلت

اِحیاءِ العُلُوم میں ہے: ایک شخص دُعا مانگ رہاتھا ‘ "یااللّٰہ عَزَّوَجَل! میرے پاس صَدَقہ وخیرات کیلئے کوئی مال نہیں بس یہی کہ جو مسلمان میری بے عزّتی کرے میں نے اُسے مُعاف کیا۔" سرکار صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم پر وَحی آئی "ہم نے اِس بندے کو بخش دیا۔" (احیاءِ العلوم ج۳ ص۲۱۹ دار صادر بیروت)

گالیوں بھرے خطوط پر اعلٰی حضرت کا صَبر

کاش!ہمارے اندر یہ جذبہ پیدا ہوجائے کہ ہم اپنی ذات اور اپنے نفس کی خاطرِغُصّہ کر نا ہی چھوڑ دیں۔جیسا کہ ہمارے بُزُرگوں کا جذبہ ہوتا تھا کہ ان پر کوئی کتنا ہی ظلم کرے یہ حضرات اُس ظالم پر بھی شفقت ہی فرماتے تھے۔چُنانچِہ حیات اعلیٰ حضرت میں ہے ‘

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی خدمت میں ایک بار جب ڈاک پیش کی گئی تو بعض خُطوط مُغَلَّظات(یعنی گالیوں) سے بھرپور تھے۔مُعتقِدین بَرہَم ہوئے کہ ہم ان لوگوں کے خِلاف مُقدّمہ دائر کریں گے۔امام اہلسنّت مولینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے ارشاد فرمایا:"جو لوگ تعریفی خُطوط لکھتے ہیں پہلے ان کو جاگیریں تقسیم کردو ،پھر گالیاں لکھنے والوں پرمُقدّمہ دائر کردو۔" (حیات اعلیٰ حضرت ج۱ ص۱۴۳،۱۴۴ ملخصاً مکتبۃ نبویۃ مرکزالاولیائ، لاہور) مطلب یہ کہ جب تعریف کرنے والوں کو تو انعام دیتے نہیں پھر برائی کرنے والوں سے بدلہ کیوں لیں ؟

مالک بن دینار کے صَبْر کے انوار

ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ المُبین ظلمِ ظالمین اورسِتَم کا فرین پر صَبْر فرماتے اور کس طرح غُصّے کو بھگاتے تھے اسے اس حکایت سے سمجھنے کی کوشش کیجئے۔چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار علیہ رحمۃ الغفار نے ایک مکان کرایہ پر لیا۔اُس مکان کے بالکل مُتَّصِل ایک یہودی کا مکان تھا۔وہ یہودی بُغض وعِناد کی بنیاد پرپرنالے کے ذَرِیعے گندا پانی او رغَلاظت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کاشانۂ عظمت میں ڈالتا رہتا۔مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خاموش ہی رَہتے۔آخِرکا ر ایک دن اُس نے خود ہی آکر عَرض کی ،جناب !میرے پرنالے سے گزرنے والی نَجاست کی وجہ سے آپ کوکوئی شکایت تو نہیں ؟ آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے نہا یت ہی نرمی کے ساتھ فرمایا ، " پر نالے سے جو گندَگی گر تی ہے

اُس کو جھاڑ دے کر دھو ڈالتا ہوں۔" اس نے کہا ، آپ کو اتنی تکلیف ہونے کے با وُجُود غُصّہ نہیں آتا؟ فرمایا آتا تو ہے مگر پی جاتا ہوں کیونکہ :(پارہ4 سورۃ اٰلِ عمران آیت نمبر 134 میں) خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ مَحَبَّت نشان ہے :

وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (پ۴ اٰل عمران ۱۳۴)

ترجَمۂ کنزالایمان : اور غصّہ پینے والے اور لوگوں سے در گزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ (عزوجل) کے محبوب ہیں۔

جواب سن کر وہ یہودی مسلمان ہوگیا۔ (تذکرۃُ الاولیاء ص۵۱)

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ! نرمی کی کیسی بَرَکتیں ہیں ! نرمی سے مُتَأَثِّر ہوکر وہ یہودی مسلمان ہوگیا۔

(3) غُصّے کی تباہ کاریوں کو پیش نظر رکھئے :

غُصّے کا ایک علاج یہ بھی ہے کہ اِس کی تباہ کاریوں کو پیش نظر رکھا جائے۔کیونکہ غُصّہ ہی اکثر دَنگافَساد، دوبھائیوں میں اِفتِراق، میاں بیوی میں طَلَاق، آپس میں مُنافَرت اورقتل و غارت کا مُوجِب ہوتا ہے۔جب کسی پر غُصّہ آئے اور ماردھاڑ اور توڑ تاڑ کر ڈالنے کو جی

چاہے تو اپنے آپ کو اس طرح سمجھائیے: مجھے دوسروں پر اگر کچھ قدرت حاصل بھی ہے تو اس سے بے حد زیادہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھ پر قادِر ہے اگر میں نے غُصّے میں کسی کی دل آزاری یا حق تلفی کر ڈالی توقیامت کے روز اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے غَضَب سے میں کس طرح محفوظ رہ سکوں گا؟

(4) غُصے کے مُتفرق علاج:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب غُصّہ آجائے تو ان میں سے کوئی بھی ایک یاضَرور تاً سارے علاج فرمالیجئے:

۱۔ چپ ہوجایئے۔

۲۔ وُضو کرلیجئے۔

۳۔ ناک میں پانی چڑھایئے۔

۴۔ کھڑے ہیں تو بیٹھ جایئے۔

۵۔ بیٹھے ہیں تو لیٹ جایئے اور زمین سے چپٹ جایئے۔

۶۔ اپنے خَد(یعنی گال) کو زمین سے ملا دیجئے(وضو ہو تو سجدہ کر لیجئے) تا کہ اِحساس ہو کہ میں خاک سے بناہوں لہٰذا بندے پر غُصّہ کرنامجھے زَیب نہیں دیتا۔(احیاء العلوم ج ۳ ص۳۸۸،۳۸۹)

۷۔ جس پر غُصّہ آرہا ہے اُس کے سامنے سے ہٹ جایئے۔

(5) غُصے کا روحانی علاج:

جس کو غُصّہ گناہ کرواتا ہو اُسے چاہیے کہ ہر نَماز کے بعد بِسم اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم 21 بارپڑھ کراپنے اوپر دم کرلے۔کھانا کھاتے وقت تین تین بار پڑھ کرکھانے اور پانی پر بھی دم کرلے۔

اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم پڑھئے۔

وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہ پڑھئے۔

چلتے پھرتے کبھی کبھی یااللّٰہُ یا رحمٰنُ یا رحیمُ کہہ لیا کرے۔

چلتے پھرتے یاآرحَمَ الرّاحِمِین پڑھتا رہے۔

پارہ 4 اٰلِ عمران کی134ویں آیت کا یہ حصہ روزانہ سات بار پڑھتا رہے:

وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ (پ4، اٰل عمران:134)

علاج کے باوجود افاقہ نہ ہوتو؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر بھرپور علاج کے بعد بھی افاقہ نہ ہوتو گھبرائیے نہیں بلکہ علاج جاری رکھئیے کہ دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا کیونکہ اگر ہم نے علاج ترک کردیا تو گویا خود کو مکمل طور پر شیطان کے حوالے کردیا اس طرح تو وہ ہمیں کہیں کا نہ چھوڑے گا لہٰذا ہمیں چاہئیے کہ بے جاغُصے سے جان چھڑانے کی کوشش جاری رکھیں

۔اللہ عزوجل ہمیں غُصے کی تباہ کاریوں سے محفوظ فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

غُصّہ:

غضَب یعنی غُصہ نفس کے اُس جوش کا نام ہے جو دوسرے سے بدلہ لینے یا اسے دَفع (دور) کرنے پر ابھارے۔(مراۃ المناجیح ج ، ص، ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور)

غصے کے اسباب:

فخر و غرور، خود پسندی ،مزاح، فضول گفتگو کرنا، لوگوں کا مذاق اُڑانا ، عار دلانا، جھگڑنا، بات کاٹنا (احیاء العلوم ج ، ص ، مکتبۃ المدینہ)

غصّے کی تباہ کاریاں:

غصہ کثیر باطنی بیماریوں کا سبب بنتا ہے جیسا کہ (۱)حسد (۲)غیبت (۳)چغلی (۴)کینہ (۵) قطع تعلق (۶)جھوٹ (۷)آبروریزی (۸)دوسرے کو حقیر جاننا (۹)گالی گلوچ (۱۰)تکبر (۱۱)بے جا مار دھاڑ (۱۲)تمسخر (یعنی مذاق اڑانا) (۱۳)قطعِ

رحمی (۱۴)بے مُرَوَّتی (۱۵) شُمَاتت یعنی کسی کے نقصان پر راضی ہونا (۱۶)احسان فراموشی وغیرہ۔

غصے کا علاج :

جب غصہ آجائے تواِن میں سے کوئی بھی ایک یا ضرور تاً سارے علاج فرمالیجئے۔

(۱)اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم پڑھیے (۲)وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ پڑھئے (۳)چپ ہوجایئے (۴)وضو کرلیجئے (۵)ناک میں پانی چڑھایئے (۶)کھڑے ہیں تو بیٹھ جایئے (۷) بیٹھے ہیں تو لیٹ جایئے اور زمین سے چپٹ جایئے (۸)اپنے خد (یعنی گال)کو زمین سے ملادیجئے۔(وضو ہو تو سجدہ کرلیجئے) تاکہ احساس ہو کہ میں خاک سی بنا ہوں لہٰذا بندے پر غصہ کرنا مجھے زیب نہیں دیتا۔(احیاء العلوم ج ، ص)

غصے کا روحانی علاج:

(۱)جس کو غصہ گناہ کرواتا ہو اسے چاہیے کہ ہر نماز کے بعد بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم 21بار پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلے۔(۲)کھانا کھاتے وقت تین تین بار پڑھ کر کھانے اور پانی پر بھی دم کرلے۔(۳)چلتے پھرتے کبھی کبھی یَااَللّٰہُ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ کہہ لیا کرے۔ (۴)چلتے پھرتے یَااَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن

تلفظات+اصطلاحات

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

{تلفظات}

نمبر شمار	غلط تلفظ	صحیح تلفظ	نمبر شمار	غلط تلفظ	صحیح تلفظ	نمبر شمار	غلط تلفظ	صحیح تلفظ
1	اَقَامَتْ	اِقَامَتْ	5	تَرْجُمَه	تَرْجَمَه	9	حَافُظَه	حَافِظَه
2	عَطْرْ	عِطْرْ	6	مُلَاحِظَه	مُلَاحَظَه	10	اِسْتَفَادَه	اِسْتِفَادَه
3	رِوَاجْ	رَوَاجْ	7	حَرْکَتْ	حَرَکَتْ	11	مُشَاهِدَه	مُشَاهَدَه
4	عَظْمَتْ	عَظَمَتْ	8	فَرِشْتُوں	فِرِشْتُوں	12	سَجُوْد	سُجُوْد

{اصطلاحات}

نمبر شمار	اس کے بجائے	یہ کہئے	نمبر شمار	اس کے بجائے	یہ کہئے
1	بریک	وقفہ	4	ٹائم ٹیبل	جدول
2	اسمبلی	دعائے مدینہ	5	فل ٹائم	کل وقتی
3	سالانہ چھٹیاں	سالانہ تعطیلات	6	امتحان کا	نتیجۂ امتحان

	رزلٹ				

{مَدَنی انعامات}

مَدَنی انعام نمبر 8: جائز بات کے ارادے پر اِنْ شَآءَ اللّٰہ ،نعمت دیکھ کر مَاشَآءَ اللّٰہ ،مزاج پُرسی پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ کہا؟

مَدَنی انعام نمبر9: سلام اورچھینک کا جواب دیا؟

مَدَنی انعام نمبر10: دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات اور تلفظ کی دُرُستی کی کوشش کی؟

مَدَنی انعام نمبر11: پردے میں پردہ کئے مٹی کے برتن میں بھوک سے کم کھانے کی کوشش کی؟

مَدَنی انعام نمبر 12: دو درس دیئے /سنے؟

مَدَنی انعام نمبر13: مدرسۃالمدینہ (بالغان) پڑھا /پڑھایا؟

مَدَنی انعام نمبر14: مکتبۃ المدینہ کی 12مِنَٹ اصلاحی کتاب اور فیضان سنت کے 4صفحات پڑھے؟

سنتیں آداب

"ہاتھ ملانا سنّت ہے" کے چودہ حُرُوف کی نسبت سے ہاتھ ملانے کے 14 مَدَنی پھول

(1) دو مسلمانوں کا بوقتِ ملاقات سلام کرکے دونوں ہاتھوں سے مُصافَحَہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ ملانا سنّت ہے (2) رخصت ہوتے وَقت بھی سلام کیجئے اور ہاتھ بھی ملا سکتے ہیں (3) نبی مُکَرَّم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ معظّم ہے: ''جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہوئے مُصافَحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خیریت دریافت کرتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے درمیان سو رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے ننانوے رحمتیں زیادہ پرتپاک طریقے سے ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی سے خیریت دریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطَّبَرَانِی ج۵ ص۳۸۰ رقم۷۶۷۲)

(4) ''جب دودوست آپس میں ملتے ہیں اور مُصافَحَہ کرتے ہیں اور نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) پردُرُود پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔'' (شُعَبُ الْاِیمَان لِلْبَیْہَقِیّ حدیث ۸۹۴۴ ج ۶ ص ۴۷۱ دار الکتب العلمیة بیروت)

(5) ہاتھ ملاتے وقت درود شریف پڑھ کر ہوسکے تو یہ دعا بھی پڑھ لیجئے: "یَغفِرُاللّٰہُ لَنَا وَ لَکُم" (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) (6) دو مسلمان ہاتھ ملانے کے دَوران جو دعا مانگیں گے اِن شاءَاللہ عزَّوَجَلَّ قبول ہوگی ہاتھ جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفرت ہو جائے گی اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَل (مُسنَدِ اِمام احمد بن حَنبل ج۴ ص۲۸۶ حدیث ۱۸۵۷۴ دار الفکر بیروت)

(7) آپس میں ہاتھ ملانے سے دُشمنی دُور ہوتی ہے (8) فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جو

مسلمان اپنے بھائی سے مُصافَحہ کرے اور کسی کے دل میں دوسرے سے عداوت نہ ہو تو ہاتھ جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ دونوں کے گزَشتہ گناہوں کو بخش دے گا اور جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی طرف مَحَبَّت بھری نظر سے دیکھے اور اُس کے دل یا سینے میں عداوت نہ ہو تو نگاہ لوٹنے سے پہلے دونوں کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (کَنْزُ الْعُمّال ج۹ ص۵۷) (9) جتنی بار ملاقات ہو ہر بار ہاتھ ملا سکتے ہیں (10) دونوں طرف سے ایک ایک ہاتھ ملانا سنّت نہیں مصافحہ دو ہاتھ سے کرنا سنّت ہے (11) بعض لوگ صِرف اُنگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ بھی سنت نہیں (12) ہاتھ ملانے کے بعد خود اپنا ہی ہاتھ چوم لینا مکروہ ہے۔ ہاتھ ملانے کے بعد اپنی ہتھیلی چوم لینے والے اسلامی بھائی اپنی عادت نکالیں (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص۱۱۴ مُلَخَّصاً)

(13) اگر اَمرَد (یعنی خوبصورت لڑکے) سے ہاتھ ملانے میں شہوت آتی ہو تو اس سے ہاتھ ملانا جائز نہیں بلکہ اگر دیکھنے سے شہوت آتی ہو تو اب دیکھنا بھی گناہ ہے (دُرِّ مُختار ج۹ ص۶۳۴ دار المعرفۃ بیروت)

(14) مُصافَحَہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وقت سنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہیئے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص۹۸)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب '' سنّتیں اور آداب '' ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربِیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نماز کے احکام

غُسل کا طریقہ (حنفی)

بِغیرزَبان ہِلائے دل میں اِس طرح نیّت کیجئے کہ میں پاکی حاصِل کرنے کیلئے غسل کرتا ہوں۔ پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین تین بار دھوئیے، پھراِستنجے کی جگہ دھوئیے خواہ نَجاست ہو یا نہ ہو، پھرجِسم پراگرکہیں نَجاست ہوتو اُس کودُور کیجئے پھرنَماز کاساوُضو کیجئے مگرپاؤں نہ دھوئیے، ہاں اگر چوکی وغیرہ پر غسل کررہے ہیں توپاؤں بھی دھولیجئے، پھربدن پر تیل کی طرح پانی چُپڑ لیجئے، خُصوصاً سردیوں میں(اِس دَوران صابُن بھی لگا سکتے ہیں) پھرتین بار سیدھے کندھے پرپانی بہائیے، پھرتین باراُلٹے کندھے پر، پھرسر پراور تمام بدن پر تین بار، پھر غسل کی جگہ سے الگ ہوجائیے، اگروُضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تواب دھولیجئے۔ نہانے میں قِبلہ رُخ نہ ہوں، تمام بدن پرہاتھ پَھیر کرمل کرنہائیے۔ ایسی جگہ نہانا چاہئے جہاں کسی کی نظر نہ پڑے اگریہ ممکِن نہ ہوتومَرد اپناسِتر(ناف سے لے کر دونوں گھٹنوں سَمیت) کسی موٹے کپڑے سے چھپالے، موٹا کپڑانہ ہوتوحسبِ ضَرورت دو یا تین کپڑے لپیٹ لے کیوں کہ باریک کپڑاہوگاتوپانی سے بدن پرچِپک جائے گا اور مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ گھٹنوں یارانوں وغیرہ کی رنگت ظاہِر ہوگی۔ عورت کو تو اور بھی زِیادہ احتیاط کی حاجت ہے۔ دَورانِ غسل کسی قِسم کی گُفتگو مت کیجئے، کوئی دُعا بھی نہ پڑھئے، نہانے کے بعد تَولیے وغیرہ سے بدن پُونچھنے میں حَرَج نہیں۔ نہانے کے بعد

فوراً کپڑے پہن لیجئے۔اگرمکروہ وقت نہ ہوتودو رَکعت نَفل اداکرنا مُستَحَب ہے۔(عا لمگیری ج۱ص ۱۴'ماخوذاز بہارِ شریعت ج۱ص۳۱۹ وغیرہ)

غُسل کے تین فرائض

{۱} کُلّی کرنا{۲} ناک میں پانی چڑھانا{۳} تمام ظاہِر بدن پر پانی بہانا۔(فتاوٰی عالمگیری ج۱ص ۱۳)

{۱}کُلّی کرنا:

مُنہ میں تھوڑاسا پانی لے کرپچ کرکے ڈال دینے کانام کُلّی نہیں بلکہ منہ کے ہرپُرزے'گوشے'ہونٹ سے حَلق کی جڑتک ہرجگہ پانی بہ جائے۔اِسی طرح داڑھوں کے پیچھے گالوں کی تہ میں'دانتوں کی کھِڑکیوں اور جڑوں اورزَبان کی ہر کروَٹ پربلکہ حلق کے کَنارے تک پانی بہے۔ روزہ نہ ہو توغَرغَرہ بھی کرلیجئے کہ سنَّت ہے۔ دانتوں میں چھالیہ کے دانے یا بوٹی کے رَیشے وغیرہ ہوں توان کو چھُڑاناضَروری ہے۔ ہاں اگر چُھڑانے میں ضَرر(یعنی نقصان) کا اندیشہ ہوتومُعاف ہے' غسل سے قبل دانتوں میں ریشے وغیرہ محسوس نہ ہوئے اوررَہ گئے نماز بھی پڑھ لی بعد کو معلوم ہونے پرچُھڑا کر پانی بہانافرض ہے'پہلے جونَمازپڑھی تھی وہ ہوگئی۔ جو ہِلتا دانت مسالے سے جمایا گیایاتارسے باندھاگیا اور تاریامسالے کے نیچے پانی نہ پہنچتاہوتومُعاف ہے۔(بہارِ شریعت ج۱ص ۱۶ ۳'فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۱ص۴۳۹۔۴۴۰) جس طرح کی ایک کُلّی غسل کیلئے فرض ہے اِسی طرح کی تین کُلّیاں وُضوکیلئے سنَّت ہیں۔

{۲}ناک میں پانی چڑھانا:

جلدی جلدی ناک کی نوک پر پانی لگالینے سے کام نہیں چلے گابلکہ جہاں تک نَرم جگہ ہے یعنی سخت

ہڈی کے شُروع تک دُھلنالازِمی ہے۔اور یہ یوں ہوسکے گا کہ پانی کوسُونگھ کر اُوپر کھینچئے۔یہ خیال رکھئے کہ بال برابر بھی جگہ دُھلنے سے نہ رَہ جائے ورنہ غسل نہ ہوگا۔ناک کے اندر اگر رِینٹھ سُوکھ گئی ہے تواس کا چھُڑانا فرض ہے' نیز ناک کے بالوں کا دھونا بھی فرض ہے۔ (اَیضاً' اَیضاً ص ۴۴۲-۴۴۳)

{۳}تمام ظاہِری بدن پر پانی بہانا:

سَر کے بالوں سے لے کر پائوں کے تَلووں تک جِسم کے ہر پُرزے اور ہر ہر رُونگٹے پر پانی بہ جانا ضَروری ہے'جِسم کی بعض جگہیں ایسی ہیں کہ اگر احتیاط نہ کی تووہ سُوکھی رَہ جائیں گی اور غسل نہ ہوگا۔(بہارِ شریعت ج۱ص۳۱۷)

"صلَّی اللّٰہ علیکَ یارسُول اللّٰہ "کے اِکّیس حُرُوف کی نسبت سے مردوعورت دونوں کیلئے غسل کی 21احتیاطیں

اگرمَرد کے سر کے بال گُندھے ہوئے ہوں توانہیں کھول کر جڑ سے نوک تک پانی بہانافرض ہے اور عورت پر صِرف جڑتر کرلیناضَروری ہے کھولناضَروری نہیں۔ہاں اگر چوٹی اتنی سخت گُندھی ہوئی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی توکھولنا ضَروری ہے اگر کانوں میں بالی یا ناک میں نَتھ کا چھید (سُوراخ) ہواوروہ بندنہ ہوتو اس میں پانی بہانافرض ہے ۔وُضومیں صِرف ناک کے نَتھ کے چھیدمیں اور غسل میں اگرکان اور ناک دونوں میں چھید ہوں تو دونوں میں پانی بہائیں بَھنوں' مُونچھوں اور داڑھی کے ہر بال کاجڑ سے نوک تک اور ان کے نیچے کی کھال کا دھوناضَروری ہے کان کا ہر پُرزہ اوراس کے سُوراخ کا منہ دھوئیں کانوں کے پیچھے کے بال ہٹا کر پانی بہائیں ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ منہ اُٹھائے بِغیر نہ دھلے گا ہاتھوں کواچّھی طرح اٹھاکر بغلیں دھوئیں بازو کا ہر پہلو دھوئیں پِیٹھ کاہر ذرّہ دھوئیں پیٹ کی بلٹیں اُٹھاکر دھوئیں ناف میں بھی پانی ڈالیں اگرپانی بہنے

میں شک ہو تو ناف میں انگلی ڈال کر دھوئیں جسم کا ہر رُونگٹا جڑ سے نوک تک دھوئیں ران اور پیڑو (ناف سے نیچے کے حصّے) کا جوڑ دھوئیں جب بیٹھ کر نہائیں تو ران اور پنڈلی کے جوڑ پر بھی پانی بہانا یاد رکھیں دونوں سُرِین کے ملنے کی جگہ کا خیال رکھیں، خُصُوصاً جب کھڑے ہو کر نہائیں رانوں کی گولائی اور پِنڈلیوں کی کروٹوں پر پانی بہائیں ذَکر و اُنثَیَین (اُنْ۔ثَ۔یَیْن یعنی فوطوں) کی نچلی سطح جوڑ تک اور اُنثَیَین کے نیچے کی جگہ جڑ تک دھوئیں جسکا خَتنہ نہ ہوا، وہ اگر کھال چڑھ سکتی ہو تو چڑھا کر دھوئے اور کھال کے اندر پانی چڑھائے۔(مُلَخَّص از بہارِ شریعت ج۱ص۳۱۸،۳۱۷)

بچّہ کب بالِغ ہوتا ہے؟

لڑکا بارہ سال اورلڑکی نوبرس سے کم عمر تک ہرگز بالغ وبالِغہ نہ ہوں گے اور لڑکا لڑکی دونوں(ہِجری سِن کے اِعتِبار سے) 15 برس کی کامل عمر میں ضَرورشَرعاً بالغ وبالِغہ ہیں ، اگرچِہ آثارِ بُلُوغ (یعنی بالغ ہونے کی علامتیں)ظاہِر نہ ہوں۔ان عمروں کے اندر اگر آثار پائے جائیں ،یعنی خواہ لڑکے خواہ لڑکی کوسوتے خواہ جاگتے میں اِنزال ہو(یعنی منی نکلے)۔۔یا۔۔لڑکی کوحَیض آئے۔۔یا۔۔جِماع سے لڑکا (کسی لڑکی کو)حامِلہ کر دے۔۔یا۔۔(جِماع کی وجہ سے)لڑکی کو حَمل رہ جائے تو یقیناً بالغ و بالِغہ ہیں۔اور اگر آثار نہ ہوں ، مگر وہ خود کہیں کہ ہم بالغ وبالِغہ ہیں اورظاہِر حال ان کے قول کی تکذیب نہ کرتا(یعنی جھٹلاتا نہ) ہو تو بھی بالغ وبالِغہ سمجھے جائیں گے اورتمام اَحکام بُلُوغ کے نِفاذ پائیں گے اور(لڑکے کے) داڑھی مونچھ نکلنا یا لڑکی کے پِستان(یعنی چھاتی) میں اُبھار پیدا ہونا کچھ مُعتَبَر نہیں۔(فتاوی رضویہ ج ۱۹ ص ۶۳۰)

طہارت

نَجاست کی اَقسام

نَجاست کی دو قسمیں ہیں: {1} نَجاستِ غَلیظہ (غَ۔لِی۔ظَہ) {2} نَجاستِ خفیفہ (خَ۔فِی۔فَہ)۔ (فتاوٰی قاضی خان ج۱ص۱۰)

نَجاستِ غَلیظہ

{1} انسان کے بدن سے جو ایسی چیز نکلے کہ اس سے غُسل یا وُضو واجِب ہو نَجاستِ غلیظہ ہے جیسے پاخانہ، پیشاب، بہتا خون، پیپ، منہ بھر قے، حَیض و نِفاس و اِستحاضے کا خون، مَنی، مَذی، وَدی۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۱ ص ۴۶) {2} جو خون زخم سے بہانہ ہو پاک ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۱ص۲۸۰) {3} دُکھتی آنکھ سے جو پانی نکلے، نَجاست غلیظہ ہے۔ یُوہیں ناف یا پِستان سے درد کے ساتھ پانی نکلے، نَجاستِ غلیظہ ہے۔ (اَیضاً ص ۲۶۹۔ ۲۷۰) {4} خشکی کے ہر جانور کا بہتا خُون، مُردار کا گوشت اور چربی، (یعنی جس جانور میں بہتا خون ہوتا ہے وہ اگر بِغیر ذَبحِ شرعی کے مر جائے تو مُردار ہے، نیز مجوسی یا بُت پرست یا مُرتَد کا ذَبیحہ بھی مُردار ہے اگرچِہ اس نے حلال جانور مَثلًا بکری وغیرہ کو "بِسم اللّٰہِ اللّٰہُ اکبر" پڑھ کر ذَبح کیا ہو اس کا گوشت پَوست (چمڑا)، سب ناپاک ہو گیا۔ ہاں مسلمان نے حرام جانور کو بھی اگر شَرعی طریقے سے ذَبح کر لیا تو اس کا گوشت پاک ہے اگرچِہ کھانا حرام ہے، سِوا خِنزیر کے کہ وہ نَجِسُ العَین ہے کسی طرح پاک نہیں ہو سکتا) {5} حرام چوپائے جیسے کُتّا، شَیر، لُومڑی، بلّی، چوہا، گدھا، خَچَّر، ہاتھی اور سُوَر کا پاخانہ، پیشاب اور گھوڑے کی لید اور {6} ہر حلال چوپائے کا پاخانہ جیسے گائے بھینس کا گوبر، بکری اونٹ کی مینگنی اور {7} جو پرندہ کہ

اونچا نہ اُڑے اس کی بِیٹ جیسے مرغی اور بَط (بطخ) چھوٹی ہو خواہ بڑی، اور {8} ہر قسم کی شراب اور نشہ لانے والی تاڑی اور سیندھی اور {9} سانپ کا پاخانہ پیشاب اور {10} اُس جنگلی سانپ اور مینڈک کا گوشت جن میں بہتا خون ہوتا ہے اگرچِہ ذَبح کیے گئے ہوں، یوہیں ان کی کھال اگرچِہ پکا (یعنی سکھا) لی گئی ہو اور {11} سُوَر کا گوشت اور ہڈّی اور بال اگرچِہ ذَبح کیا گیا ہو یہ سب نَجاستِ غلیظہ ہیں۔ (بہار شریعت حصہ ۲ص ۱۱۳،۱۱۲) {12} چھپکلی یا گرگٹ کا خون نَجاستِ غلیظہ ہے۔ (ایضاً ص ۱۱۳) {13} ہاتھی کے سُونڈ کی رُطوبت اور شَیر، کتّے، چیتے اور دوسرے درندے چوپایوں کا لُعاب (تھوک) نَجاستِ غلیظہ ہے۔ (ایضاً)

دُودھ پیتے بچّوں کا پیشاب ناپاک ہے

اکثر عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ دُودھ پیتے بچے چُونکہ کھانا نہیں کھاتے اس لئے ان کا پیشاب ناپاک نہیں ہوتا یہ غَلَط ہے، دودھ پیتے بچے اور بچی کا پیشاب پاخانہ بھی نَجاستِ غَلیظہ ہے۔اِسی طرح اگر دُودھ پیتے بچے نے دُودھ ڈال دیا اگر مُنہ بھر ہے تو نَجاستِ غَلیظہ ہے۔ (مُلخصاً بہارِ شریعت حصہ ۲ص ۱۱۲ مکتبۃ المدینہ)

نَجاستِ غَلیظہ کا حکم

نَجاست ِغَلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن پر ایک دِرہَم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے، بغیر پاک کئے اگر نَماز پڑھ لی تو نَماز نہ ہوگی۔ اور اس صورت میں جان بوجھ کر نَماز پڑھنا سخت گناہ ہے، اور اگر نَماز کو ہلکا جانتے ہوئے اس طرح نَماز پڑھی تو کفر ہے۔

نَجاستِ غلیظہ اگر دِرہَم کے برابر کپڑے یا بدن پر لگی ہوئی ہو تو اس کا پاک کرنا واجِب ہے اگر بِغیر پاک کئے نَماز پڑھ لی تو نماز مکروہِ تحریمی ہوگی اور ایسی صورت میں کپڑے یا بدن کو پاک کر کے دوبارہ نَماز پڑھنا

واجب ہے، جان بوجھ کر اِس طرح نَماز پڑھنی گناہ ہے۔اگر نجاستِ غلیظہ درہم سے کم کپڑے یا بدن پر لگی ہوئی ہے تو اس کا پاک کرنا سُنّت ہے اگرِبغیر پاک کئے نماز پڑھ لی تو نماز ہوجائے گی، مگر خلافِ سنّت، ایسی نماز کو دوہرا لینا بہتر ہے۔(بہارِ شریعت حصہ ۲ص۱۱۱المکتبۃالمدینہ)

دِرہَم کی مِقدار کی وَضاحت

نَجاستِ غَلیظہ کا دِرہَم یا اس سے کم یا زیادہ ہونے سے مُراد یہ ہے کہ نجاستِ غلیظہ اگر گاڑھی ہو مثلًا پاخانہ، لید وغیرہ تو دِرہَم سے مُراد وَزن میں ساڑھے چار ماشہ (یعنی 4.374 گرام) ہے، لہٰذا اگر نَجاست دِرہم سے زیادہ یا کم ہے تو اس سے مُراد وَزن میں ساڑھے چار ماشے سے کم یا زیادہ ہونا ہے اور اگر نَجاستِ غَلیظہ پتلی ہو جیسے پیشاب وغیرہ تو دِرہم سے مُراد لمبائی چوڑائی ہے یعنی ہتھیلی کو خوب پھیلا کر ہموار رکھئے اور اس پر آہِستگی سے اِتنا پانی ڈالئے کہ اس سے زیادہ پانی نہ رُک سکے، اب جتنا پانی کا پھیلاؤ ہے اُتنا بڑا دِرہم سمجھا جائے گا۔(بہارِ شریعت حصہ ۲ص۱۱۱المکتبۃالمدینہ)

کسی کپڑے یا بدن پر چند جگہ نَجاستِ غلیظہ لگی اور کسی جگہ دِرہم کے برابر نہیں، مگر مجموعہ درہم کے برابر ہے، تو درہم کے برابر سمجھی جائے گی اور زائد ہے تو زائد۔ نَجاستِ خفیفہ میں بھی مجموعے ہی پر حکم دیا جائے گا۔(ایضاًص۱۱۵)

نَجاستِ خَفیفہ

جن جانوروں کا گوشت حلال ہے، (جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، اونٹ وغیرہا) ان کا پیشاب، نیز گھوڑے کا پیشاب اور جس پرند کا گوشت حرام ہے، خواہ شکاری ہو یا نہیں، (جیسے کوّا، چیل، شِکرہ، باز) اس

کی بِیٹ نَجاستِ خفیفہ ہے۔ (ایضاً ص ۱۱۳)

نَجاستِ خَفیفہ کا حکم

نَجاستِ خفیفہ کا حکم یہ ہے کہ کپڑے کے جس حصّے یا بدن کے جس عُضو میں لگی ہے اگراس کی چوتھائی سے کم ہے تو مُعاف ہے، مَثَلاً آستین میں نَجاستِ خَفیفہ لگی ہوئی ہے تو اگر آستین کی چوتھائی سے کم ہے یا دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم ہے یا اسی طرح ہاتھ میں لگی ہے تو ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے تو مُعاف ہے یعنی اس صورت میں پڑھی گئی نماز ہو جائے گی اور البتّہ اگر پوری چوتھائی میں لگی ہو تو بغیر پاک کئے نماز نہ ہو گی۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۲ ص۱۱۱)

کلام امیر اہلسنت

محبت میں اپنی گُما یاالٰہی	نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی
رہوں مست و بے خود میں تیری وِلا میں	پِلا جام ایسا پِلا یاالٰہی
میں بے کار باتوں سے بچ کے ہمیشہ	کروں تیری حمد و ثنا یاالٰہی
مِرے اَشک بہتے رہیں کاش ہر دم	ترے خوف سے یاخدا یاالٰہی
ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ	میں تھر تھر رہوں کانپتا یاالٰہی
مِرے دل سے دنیا کی چاہت مٹا کر	کر اُلفت میں اپنی فنا یاالٰہی
تُو اپنی وِلایت کی خیرات دیدے	مرے غوث کا واسِطہ یاالٰہی
گناہوں نے میری کمر توڑ ڈالی	مِرا حشْر میں ہوگا کیا یاالٰہی
گناہوں کے امراض سے نیم جاں ہوں	پئے مُرشِدی دے شِفا یاالٰہی
بنادے مجھے نیک نیکوں کا صَدقہ	گناہوں سے ہر دم بچا یاالٰہی
مِرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو	کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی
عبادت میں گزرے مری زندگانی	کرم ہو کرم یاخدا یاالٰہی

مسلماں ہے عطار تیری عطا سے	ہو ایمان پر خاتمہ یا الٰہی

اشارے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سبق نمبر2

گنتی

1	9	17	25	33	41
2	10	18	26	34	42
3	11	19	27	35	43
4	12	20	28	36	44
5	13	21	29	37	45
6	14	22	30	38	46
7	15	23	31	39	47
8	16	24	32	40	48

رنگ برنگے مدنی پھول

مدنی وضاحتیں، مدنی انعامات کے رسالے کے شروع کے 2 قاعدے (پڑھ کر سنائیں اور سمجھائیں)

مدنی وضاحتیں

مدنی انعامات کی وضاحتوں اور رعایتوں سے متعلق سوالات کے جوابات کے لیے تنظیمی طور پر چار قاعدے مقرر کئے گئے ہیں۔

قاعدہ نمبر 1: بعض مدنی انعامات چند "جزئیات" پر مشتمل ہیں۔

مثلا: تہجد، اشراق، چاشت، اوابین والا مدنی انعام، اس مدنی انعام میں 4 جز ہیں، لہٰذا ایسے مدنی انعامات پر اکثر پر عمل ہونے کی صورت میں تنظیمی طور پر عمل مان لیا جائے گا۔

اکثر سے مراد آدھے سے زیادہ مثلا(100 میں سے 51 اکثر کہلائے گا)

قاعدہ نمبر 2: بعض مدنی انعامات ایسے ہیں، جن پر کسی دن عمل نہ ہونے کی صورت میں تنظیمی طور پر دوسرے دن عمل کی ترغیب ہے۔

مثلا: چار صفحات فیضان سنت۔313 بار درود پاک پڑھنے یا کنزالایمان شریف سے کم از کم 3 آیات کی تلاوت (مع ترجمہ و تفسیر) کرنے سے محرومی رہی۔اس صورت میں جتنے دن ناغہ ہوا، بعد والے دنوں میں رہ جانے والے دنوں کا حساب لگا کر اتنی ہی مرتبہ عمل کرنے پر تنظیمی طور پر عمل مان لیا جائے گا۔

آنکھوں کا قفلِ مدینہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

درود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، صاحبِ معطّر پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اس کی دَہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔'' (اَلفِردَوس بمأثور الخطّاب ج۵ ص ۲۷۷ حدیث ۸۱۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچّھی اچّھی نیتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم ''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ ،اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سننے، کرنے کی نیتیں

* نگاہیں نیچی کیئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا *اہم باتیں لکھوں گا *علم دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دوزانو بیٹھوں گا *صلو علی الحبیب ،اذکرواللہ ،توبوالی اللہ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دلجوئی کیلئے بلند آواز سے جواب دوں گا *میں بھی نیت کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل کی رضا پانے اور ثواب کمانے کیلئے بیان کروں گا *دیکھ کر بیان کروں گا *نیکی کا حکم دوں گا اور برائی سے منع کروں گا *نظر کی حفاظت کا ذہن بنانے کی خاطر حتی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

72مدنی انعامات کے رسالے کی ترغیب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پندرھویں صدی کی عظیم علمی و روحانی شخصیت شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتھم العالیہ نے ہمیں اس پر فتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ بنام "مدنی انعامات" عطا فرمائے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کی دنیا و آخرت بہتر بنانے کیلئے سوال نامے کی صورت میں اسلامی بھائیوں کے لئے 72 مدنی انعامات پیش کئے گئے ہیں۔ایک مسلمان کیلئے مدنی انعامات پر عمل کس قدر ضروری ہے۔اس کا اندازہ آپ کو اسی وقت ہوسکتا ہے جب آپ مدنی انعامات کا بغور مطالعہ فرمائیں گے آپ دیکھیں گے کہ ان مدنی انعامات میں فرائض و واجبات اور سنن و مستحبات پر عمل کی ترغیب کے ساتھ ساتھ کہیں اخلاقیات کے حصول کے مدنی پھول خوشبو پھیلا رہے ہیں تو کہیں گناہوں سے بچنے اور

آسانی سے نیکیاں کرنے کے طریقے اپنی برکتیں لُٹا رہے ہیں ترغیب و تحریص کیلئے ان مدنی انعامات میں سے ایک کے فضائل پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔اگر مکمل توجہ کے ساتھ شرکت رہی توان شاء اللہ عزوجل آپ کا دل مدنی انعامات پر عمل کرنے کیلئے بے قرار ہو جائے گا۔

شیخِ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ مدنی انعام نمبر36میں ارشاد فرماتے ہیں۔

(36) کیاآج آپ نے راہ چلتے وقت اور گاڑی میں سفر کے دوران آنکھوں کا قفل مدینہ لگاتے ہوئے اکثر نگاہیں نیچی رکھیں ؟نیز بلا ضرورت (گھر میں اور باہر بھی) ادھر ادھر دیکھنے سائن سائن بورڈ وغیرہ پر نظر ڈالنے سے بچنے کی کوشش کی ؟۔

(37) کیاآج آپ نے اپنے گھر کے برآمدوں سے (بِلاضَرورت) باہَر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے ان کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی ؟

(40)آج آپ نے کسی سے بات کرتے وَقت اپنی نَظَر نیچی رکھی یا مخاطب کے چہرے پر گاڑے رہے ؟(نیچی نگاہوں کی عادت بنانے کے لئے روزانہ کم از کم ۱۲ مِنَٹ قُفلِ مدینہ کا عینک استعمال فرمائیے)

خُلاصہ بیان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!انہیں مدنی انعامات کی مُناسبت یعنی آنکھون کے قفل مدینہ کے تعلق سے چند مدنی پُھول عرض کرنے کی کوشش کروں گا ٗاُمید ہے توجہ رہی تو بہت کچھ سننے اور سیکھنے کا موقع ملے گا۔آج دیکھا جائے تو مسلمانوں کے زوال (پستی) کی ایک وجہ بد نگاہی و بے حیائی بھی ہے۔ کیونکہ یہ عام مُشاہدہ ہے کہ بعض لوگ بدنِگاہی کے اس قدر عادی ہو چکے ہوتے ہیں کہ مَعَاذَاللہ ثُمَّ مَعَاذَاللہ جب تک غیر مَحْرَم عورتوں کو تکتے نہیں انہیں چین نہیں آتااور وہ اپنے اس مَذْمُوم مقْصَد کے حُصول کی خاطِر بازاروں ٗ شاپنگ سینٹروں ٗ تفریح گاہوں ٗالغرض جہاں جہاں بے پردہ عورتوں کا اِزْدِحام (مجمع) ہوتا ہے وہاں مارے مارے

پھرتے، خوب بدنِگاہیاں کرتے اور اپنی دنیا وآخرت کی بربادی کا سامان کرتے ہیں۔ جبکہ ہمارے اسلاف فکرِ آخرت سے سرشار ہو کر اپنی آنکھوں کی حفاظت کا کس قدر سامان کرتے تھے آیئے اس حکایت سے ملاحظہ فرمایئے۔

گناہوں سے حفاظت کی انوکھی دُعا

حضرت سَیِّدُنا یونس بن یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے زمانے کے مشہور اولیاء کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام میں سے تھے۔ زیادہ تر وَقْت مسجد میں گُزارتے اور اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مشغول رہتے۔ اُنہوں نے اپنی جوانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کے لئے وَقْف کی ہوئی تھی۔ ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ مسجد سے باہر آرہے تھے کہ اچانک راستے میں ایک نوجوان عورت پر نَظَر پڑی اور دل کچھ دیر کے لئے اس کی طرف مائل ہوگیا لیکن پھر فوراً اپنے اس فعل پر نادِم ہوئے اور بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے اور ان الفاظ میں دُعا مانگنے لگے: ''اے میرے پاک پَروردگار عَزَّوَجَلَّ! بے شک تُو نے مجھے آنکھیں عطا فرمائیں جو کہ بہت بڑی نعمت ہے لیکن مجھے خطرہ لگ رہا ہے کہ کہیں ان آنکھوں کی وجہ سے میں عذاب میں مُبتلا نہ ہو جاؤں اور یہ آنکھیں میرے لئے ہلاکت کا باعث نہ بن جائیں، اے میرے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ! تُو میری آنکھوں کی بینائی سَلْب کرلے۔'' جیسے ہی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ دُعا سے فارغ ہوئے آپ کی بینائی ختم ہوچکی تھی اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نابینا ہوگئے تھے۔

چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اپنے بھتیجے کو اپنے ساتھ رکھتے جو نمازوں کے اَوْقات میں آپ

کو مسجد تک لے جاتا اور دیگر حاجات میں بھی آپ اس سے مَدَد لیتے۔آپ رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا بھتیجا آپ کو مسجد میں چھوڑ جاتا اور خود بچوں کے ساتھ کھیلنے لگتا۔جب آپ کو کوئی حاجت درپیش ہوتی تو اسے بلالیتے اسی طرح وقت گزرتا رہا۔

ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ مسجد میں تھے کہ آپ کو اپنے جسم پر کوئی چیز رینگتی ہوئی محسوس ہوئی،آپ رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے بھتیجے کو آواز دی لیکن وہ بچوں کے ساتھ کھیل میں مگن رہا اور آپ کے پاس نہ آسکا۔آپ رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو خطرہ تھا کہ کوئی نقصان نہ پہنچادے۔چنانچہ آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دوبارہ فریاد کی اور ان الفاظ کے ساتھ اپنے مالکِ حقیقی سے دُعامانگنے لگے: ''اے میرے رحیم و کریم پروردگار عَزَّوَجَلَّ! تُو نے مجھے آنکھوں کی دولت سے نوازا جو کہ بہت بڑی نعمت تھی لیکن پھر مجھے خوف ہوا کہ کہیں ان آنکھوں کے غلط استعمال کی وجہ سے میں مبتلائے عذاب نہ ہو جاؤں، چنانچہ میں نے تجھ سے دعا کی کہ میری بینائی سلب کرلے،اے میرے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! اب مجھے یہ خوف ہے کہ اگر میری بینائی واپس لوٹ کر نہ آئی تو کہیں یہ میرے لئے آزمائش اور رسوائی کا باعث نہ بن جائے کیونکہ مَیں اب دیکھ تو نہیں سکتا،کوئی مُوذی جانور مجھے نقصان پہنچا سکتا ہے اور بار بار اپنی حاجتوں کو پورا کرنے کے لئے دوسروں کی مدد درکار ہوتی ہے جس سے مجھے بڑی کوفت ہوتی ہے،اے میرے مالک و مختار پروردگار عزوجل! مجھے میری بینائی لوٹا دے تاکہ میں رسوائی اور لوگوں کی محتاجی سے بچ جاؤں۔''

حضرت سیدنا مالک بن انس رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ابھی وہ مردِ صالح اپنی دعا سے فارغ

بھی نہ ہوئے تھے کہ ان کی بینائی واپس لوٹ آئی اور اب وہ خود دوسروں کی مدد کے بغیر اپنے گھر کی طرف روانہ ہوگئے۔میں نے آپ رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو دونوں حالتوں میں دیکھا یعنی اس حال میں بھی دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی بینائی ختم ہو چکی تھی اور اس حالت میں بھی دیکھا کہ دعا کی برکت سے آپ کو دوبارہ آنکھوں کی نعمت عطا کردی گئی اور آپ رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ پہلے کی طرح اب بھی خود مسجد کی طرف جاتے اور اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتے۔ (عیون الحکایت 'الحکایت السابعۃ الاربعون بعد المایۃ ص ۱٦۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بَرگُزِیدَہ ولی حضرت سیدنا یونس بن یوسف رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو یہ بات تو منظور تھی کہ ان کی آنکھوں کی روشنی جاتی ہے تو جائے مگر اس آنکھ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی ہرگز ہرگز نہ ہونے پائے۔اللہ عَزَّوَجَلَّ ان بزرگوں کے صدقے ہمیں بھی بدنگاہی سے بچنے 'اپنے ہر ہر عضو کو گناہوں سے محفوظ رکھنے بالخصوص آنکھوں کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

نِگاہ کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بد قسمتی سے جس طرح آدمی بولنے میں بے باک ہے اسی طرح دیکھنے میں بھی بے باک ہے 'اسے احساس تک نہیں کہ دیکھنا بھی ایک ایسا عمل ہے جو اس کے لیے ثواب یا عذاب کا باعث بن سکتا ہے۔مثلاً اگر اپنی ماں کو محبت بھری نظر سے دیکھتا ہے تو ایک مقبول حج کا ثواب ملتا ہے اور اگر غیر محرم کو شَہْوَت کے ساتھ دیکھتا ہے تو عذابِ نار کا حق دار بنتا ہے کیونکہ غیر محرم عورت کو

دیکھنا انسان کا نہیں شیطان کا کام ہے۔

جیسا کہ حضرت سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن مَسْعُوْد رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ذی وَقار ہے: عورت عورت (یعنی چھپانے کی چیز) ہے جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔[1]

اور حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی فرماتے ہیں: جو آدمی اپنی آنکھوں کو بند کرنے پر قادر نہیں ہوتا وہ اپنی شرمگاہ کی بھی حفاظت نہیں کر سکتا۔[2] اسی طرح حضرت سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن مَسْعُود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عِبرَت نشان ہے: اَلْعَیْنَانِ تَزْنِیَانِ۔ آنکھیں بھی بدکاری کرتی ہیں۔[3]

اور حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ زِنَا الْعَیْنِ النَّظَرُ۔ آنکھوں کا زنا بدنگاہی ہے۔[4]

نظر کی حفاظت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ قرآنِ پاک میں اسکے متعلق بڑا واضح حکم ارشاد ہوا ہے۔ چنانچہ پارہ 18 سورۂ نور کی 30ویں آیت میں مَردوں کے متعلق حکم ہے

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ (پ۱۸، النور:۳۰)

ترجمۂ کنزالایمان: مسلمان مردوں کو حکم دو کہ اپنی نِگاہیں کچھ نیچی رکھیں۔

---

1 ترمذی، کتاب الرضاع، باب:۱۸، ۲ /۳۹۲، حدیث:۱۱۷۶

2 احیاء علوم الدین،کتاب کسر الشهوتین،۳ /۱۲۵

3 مسند احمد، ۲ /۸۴، حدیث :۳۹۱۲

4 ابو داود،کتاب النکاح،باب فی ما یؤمر به من غض البصر،۲ /۳۵۸، حدیث:۲۱۵۳

اور آیت نمبر 31 میں عورتوں کو حکم ہوتا ہے :

وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ (پ۱۸، النور:۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان : اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نِگاہیں کچھ نیچی رکھیں۔

اسی طرح احادیث مبارکہ میں بھی نظر کی حفاظت کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

دوسری نظر نہ کرو

سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکّہ مکرّمہ صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلِہٖ وسلَّم نے امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا مولا مُشکل کُشا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے ارشاد فرمایا : اے علی ! ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ کرو (یعنی اگر اچانک بلا قصد کسی عورت پر نظر پڑی تو فوراً نظر ہٹا لے اور دوبارہ نظر نہ کرے) کہ پہلی نظر جائز اور دوسری ناجائز ہے۔[5]

پہلی نظر سے کیا مراد ہے؟

جاہِل لوگ اس حدیثِ پاک کو غلط پیرائے میں بیان کرتے ہوئے مَعَاذَ اللّٰہ کچھ اس طرح کہتے سنائی دیتے ہیں کہ "پہلی نظر مُعاف ہے" لہٰذا وہ اپنی نظر ہٹاتے ہی نہیں اور مسلسل بدنِگاہی کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ مُعاف تو وہ پہلی نظر ہے جو عَورت پر بے اختیار پڑ گئی اور فوراً ہٹالی، قصداً ڈالی جانے والی پہلی نظر بھی حَرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ جیسا کہ مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنّان اس حدیثِ پاک کی شَرح میں فرماتے ہیں : پہلی نِگاہ سے مُراد وہ نِگاہ ہے جو بغیر ارادے کے

---

5 ابو داود،کتاب النکاح، باب ما یؤمر به من غض البصر، ۲/۳۵۸، حدیث:۲۱۴۹

اَجنبی عَورَت پر پڑ جائےاور دوسری نِگاہ سے مراد دوبارہ اسے قَصْداً دیکھنا ہے۔اگر پہلی نظر بھی جَمائے رکھی تو بھی دوسری نِگاہ کے حکم میں ہوگی اوراس پر بھی گناہ ہوگا۔[6]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہواکہ بھول کر پہلی نظرجب کسی اجنبی عورت پرپڑ جائےتو معاف ہے لیکن پھر جان بوجھ کر نظریں جمائےرکھنا گناہ ہے۔اس سے بچنا بہت ضروری ہے۔ورنہ یاد رکھیے کہ بدنِگاہی کا عذاب نہایت سخت ہے۔

آنکھوں میں آگ بھردی جائے گی

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُاللّٰہِ الوَالِی نقل کرتے ہیں: جو کوئی اپنی آنکھوں کو حَرام نظر سے پُر کرے گا اللہ عَزَّ وَجَلَّ قِیامَت کے روز اُس کی آنکھوں کو آگ سے بھر دے گا۔(مکاشفۃالقلوب،ص۱۰)

آگ کی سَلائی

حضرت سَیِّدُنا علامہ ابُوالفَرَج عبدالرحمٰن بن جوزِی عَلَیْہِ رَحمَۃُاللّٰہِ القَوِی نقل کرتے ہیں: عورت کے محاسن (یعنی حسن وجمال) کو دیکھنا ابلیس کے تیروں میں سے زہر میں بجھا ہواایک تیر ہے،جس نے نامُحْرَم سے آنکھ کی حفاظت نہ کی اُس کی آنکھ میں بروزِ قیامت آگ کی سَلائی پھیری جائے گی۔(بحر الدموع،ص۱۷۱)

اب ذرا غور تو کیجئے کہ سُرمہ لگاتے ہوئے ہمارے ہاتھ کانپتے ہیں،اوراگر سُرمہ کی سَلائی آنکھ سے ہلکی سی بھی ٹکرا جائے یاسُرمہ ذرا تیز ہو تو ہماری چیخ نکل جاتی ہے جب ہمیں سُرمے کی معمولی سی سَلائی تڑپا کر

[6] مرآۃ المناجیح،۵/۱۷

رکھ دیتی ہے تو بدنِگاہی کے سبب اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ ناراض ہو گیا اور ہماری آنکھ میں آگ کی سَلائی پھیر دی گئی تو ہمارا کیا بنے گا!

عورت کی چادر بھی نہ دیکھو

حضرت سیدنا علاء بن زیاد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: لَا تَتَّبِعْ بَصَرَكَ رِدَاءَ الْمَرْاَةِ فَاِنَّ النَّظَرَ يَجْعَلُ فِي الْقَلْبِ شَهْوَةً۔ اپنی نظر کو عورت کی چادر پر بھی نہ ڈالو کیونکہ نظر دل میں شہوت پیدا کرتی ہے۔(حلیۃ الاولیاء، العلاء بن زیاد، ۲/۲۷۷، رقم: ۲۲۱۷)

چنانچہ حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی مِنْہَاجُ الْعَابِدِیْن میں فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے منقول ہے کہ خود کو بدنِگاہی سے بچاؤ کیونکہ بدنِگاہی دل میں شہوت کا بیج بوتی ہے، پھر شہوت بدنِگاہی کرنے والے کو فتنہ میں مبتلا کر دیتی ہے۔[7]

حضرتِ سیِّدُنا یحیٰی عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے پوچھا گیا کہ زِنا کی ابتِدا کیسے ہوتی ہے؟ آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: ''دیکھنے اور خواہِش کرنے سے''

حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''شیطان کہتا ہے نظر میرا پُرانا تیر اور کمان ہے جو خطا نہیں ہوتا۔'' (اِحیاءُ العُلُوم ج)

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ بھی فرماتے ہیں: کہ پہلے آنکھ بہکتی ہے، پھر دل بہکتا ہے اور پھر سَتر بہکتا ہے۔

7 منهاج العابدين،تقوىٰ الاعضاء الخمسة، الفصل الاول :العين، ص۶۲

آئیے نظر کے متلق ایک عبرتناک حکایت سنئے اور عبرت کے مدنی پھول چُنئے۔

بدنگاهي کاوبال

ایک مؤذن جس نے چالیس سال تک منارے پر چڑھ کر اذان دی' ایک دن اذان دینے کے لئے منارے پر چڑھا' اذان دیتے ہوئے جب حَیَّ عَلَی الفَلَاح پر پہنچا تو اس کی نظر ایک نصرانی عورت پر پڑی. اس کی عقل اوردل جواب دے گئے. اذان چھوڑ کر نصرانی عورت کے پاس جا پہنچا اور اسے نکاح کا پیغام دیا تو وہ کہنے لگی: ''میرا مہر تجھ پر بھاری ہو گا.'' اس نے کہا: ''تیرا مہر کیا ہے؟'' نصرانی عورت نے کہا: ''دین اسلام کو چھوڑ کر میرے مذہب میں داخل ہو جا.'' تو مؤذن نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا انکار کر کے اس عورت کا مذہب اختیار کر لیا. نصرانی عورت نے اسے کہا: ''میرا باپ گھر کے سب سے نچلے کمرے میں ہے' تم اس سے نکاح کی بات کرو.'' جب وہ اترنے لگا تو اس کا پاؤں پھسل گیا جس کی وجہ سے وہ کفر کی حالت میں گر کر مر گیا اور اپنی شہوت بھی پوری نہ کر سکا. نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ سُوْٓءِ الْخَاتِمَۃِ یعنی ہم برے خاتمے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ طلب کرتے ہیں. امین

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ایک بُری نظر 40 سال تک اذان دینے والے کو کہاں سے کہاں لے گئی یہاں تک کے اُس کا ایمان ہی برباد کر دیا۔ کیا اب بھی ہم اپنی آنکھوں کو نہیں جُھکائیں گے!! یقیناً آنکھوں کا قفل مدینہ لگانے ہی میں عافیّت ہے۔ اے کاش! ہم سب کو آنکھوں کا قفل مدینہ نصیب ہو جائے اور ہم سب حیا سے نظریں جُھکانے والے بن جائیں۔ آیئے نِگاہیں نیچی رکھنے کا ایک طریقہ امام غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی کی زبانی سُنتے' سمجھتے اور عمل کرنے کا ذہن بناتے ہیں۔

آنکھوں کے قُفلِ مدینہ کا ایک مَدَنی نسخہ

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالی اِحْیاءُ العُلُوم میں نَقل فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا جُنَید بغدادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الہَادِی سے کسی نے عرض کی: یاسیِّدی! میں آنکھیں نیچی رکھنے کی عادت بنانا چاہتا ہوں، کوئی ایسی بات ارشاد فرمایئے جس سے مدد حاصل کروں۔ فرمایا: یہ ذِہن بنائے رکھو کہ میری نظر کسی دوسرے کو دیکھے اِس سے پہلے ایک دیکھنے والا (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ) مجھے دیکھ رہا ہے۔[8]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کاش! حقیقی معنوں میں ہمارے ذِہن میں ہر وَقت یہ بات جمی رہے کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہمیں دیکھ رہا ہے اگر واقعی اس تصوُّر کی معراج نصیب ہو جائے تو پھر گناہوں کا صُدور نہیں ہو سکتا۔

ذرائع ابلاغ

لیکن افسوس! صد افسوس! آج کل ہمارے ہاں آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگانے کی فکر کو عام کرنے کی بجائے ذَرائعِ اَبلاغ (میڈیا) مثلاً ریڈیو، ٹی۔ وی کے مختلف چینلز، انٹر نیٹ کا غلط استعمال، متعدد رسائل، جنسی و رُومانی ڈائجسٹ اخبارات اور اس کے ساتھ ساتھ سوشل میڈیا بھی بے حیائی کو فروغ دینے میں مصروف ہیں۔ جس کی بنا پر ہمارا مُعاشَرہ تیزی سے فحاشی، عُریانی و بے حَیائی کی آگ کی لپیٹ میں آتا جا رہا ہے اور اسی وجہ سے پورا مُعاشرہ خُصوصاً نئی نسل اخلاقی بے راہ روی و شدید بد عملی کا شکار ہوتی جا رہی ہے۔ فلمیں ڈرامے، گانے باجے، بیہودہ فنکشنز (یعنی پروگرام و محافل) رواج پا رہے ہیں۔ گلیوں،

---

8 احیاء العلوم، کتاب المراقبۃ والمحاسبۃ،المرابطۃ الثانیۃالمراقبۃ،۵/۱۲۹ملخصاً

بازاروں اور تقریبوں میں مردوں اور عورتوں کا اِختِلاط(میل جول) عام ہوتا جارہاہے اور اس اختلاط کے سبب بد نِگاہیاں اور بے تکلُّفیاں بڑھ گئی ہیں۔ اکثر گھر سینما گھروں اور اکثر مَجالس نَقّار خانوں (یعنی نوبت وڈھول وغیرہ بجانے کی جگہوں) کا سَماں پیش کر رہی ہیں۔ مسلمانوں کی اکثریت ٹی وی وغیرہ کے ذَرِیعے بد نگاہی میں مُبتَلاء ہے اور آئے دن اس تعداد میں بے تحاشہ اضافہ ہوتا جارہاہے۔ بعض نادانوں کو یہ کہتے بھی سنا گیاہے کہ ہم تو ٹی وی پر صرف خبریں ہی دیکھتے ہیں فلمیں ڈرامے نہیں دیکھتے۔ یاد رکھئے ! ٹی وی پر صرف خبریں دیکھنے والے کا بھی بدنِگاہی سے بچنا سخت دُشوار ہے کیونکہ اکثر عورت ہی خبریں سناتی ہے ! اور پھر خود خبروں میں بھی نامحرم عورتوں کی تصاویر دکھائی جاتی ہیں۔اور ساتھ میں موسیقی کی دُھنوں کا بجنااور انکو سننا بذاتِ خود ایک ناجائز اور حرام کام ہے۔ تو ان سب باتوں سے بچنا کس طرح ممکن ہے؟ لٰہذا فوراً سے پیشتر تمام گناہوں سے اور بالخصوص بد نگاہی سے توبہ کیجئے ورنہ یاد رکھئے کہ بد نگاہی انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی ،اس کی وجہ سے بندہ نہ صرف ماں باپ کا نافرمان بن جاتا ہے بلکہ ہر وقت اس کے دل و دماغ میں شیطان سمایا رہتا ہے ، عجب بے سکونی کا عالم اس پر طاری رہتا ہے ، نَفسانی خَواہشات و خیالات اس پر غالب رہتے ہیں ، نَفس کی تسکین کے لیے وہ مزید ہلاکت خیز گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے مثلاً بدکاری وغیرہ کے علاوہ اپنے ہاتھوں سے اپنی جوانی برباد کرنے سے بھی گریز نہیں کرتا۔ الامان والحفیظ۔۔

نِگاہ مصطفےٰ کی ادائیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! ہر معاملے میں شریعت وسُنَّت کی پابندی کیجئے اور نگاہیں نیچی رکھنے اور آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگانے کی عادت بنانے کیلئے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی میٹھی میٹھی نگاہوں کے بارے میں سنئے۔

چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عیسٰی ترمذِی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی نقل فرماتے ہیں : جب سرکارِ دوعالم

صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کسی طرف توجُّہ فرماتے تو پورے مُتَوَجِّہ ہوتے ' مبارَک نظریں نیچی رہتی تھیں' آپ صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نظریں آسمان کی نسبت زمین کی طرف زیادہ رہتی تھیں' اکثر آنکھ مبارَک کے کنارے سے دیکھا کرتے تھے۔(شمائلِ ترمذی' باب ماجاء فی خلق رسول اللّٰہ' ص ۲۳' حدیث : ۷)

مذکورہ حدیث پاک میں یہ الفاظ "پورے مُتَوَجِّہ ہوتے" اس کا مطلب یہ ہے کہ نظر چراتے نہیں تھے ۔ اور یہ بات کہ "مبارَک نظریں نیچی رہتی تھیں" یعنی جب کسی چیز کی طرف دیکھتے تو اپنی نِگاہ پَست(یعنی نیچی) فرمالیا کرتے تھے۔ بِلاضَرورت اِدھر اُدھر نہ دیکھا کرتے تھے' بس ہمیشہ اللّٰہ عزوجل کی طرف مُتَوَجِّہ رہتے' اُسی کی یاد میں مشغول اور آخِرت کے مُعامَلات میں غور و تفکر فرماتے رہتے۔[9] اور یہ الفاظ "آپ کی نظریں آسمان کی نسبت زمین کی طرف زیادہ رہتی تھیں" حددرجہ شرم وحیا کی دلیل ہے۔

آقا کی حیا سے جھکی رہتی نظر اکثر آنکھوں پہ مرے بھائی لگا قفلِ مدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے آقا صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مُبارک آنکھیں شرم و حیا کی وجہ سے جُھکی رہتیں' اِسی لئے ہمارے سلف صالحین بھی ادائے مصطفٰی صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ادا کرتے ہوئے اکثر نگاہیں جھکا کر رکھتے۔

حضرت سیِّدُنا حسان بن ابی سنان علیہ رحمۃاللہ المنّان عید کے دن گھر سے باہر تشریف لے گئے جب آپ رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ واپس آئے تو آپ رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ کی زوجہ کہنے لگی : ''آج آپ

---

9 شرح الزرقانی علی المواھبِ اللدنیۃ،المقصد الثالث، الفصل الاول،واما بصرہ الشریف، ۵/۲۷۲

رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ نے کتنی حسین عورتوں کو دیکھا؟''آپ رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا:
''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں یہاں سے جانے کے بعد واپس آنے تک اپنے پاؤں کے انگوٹھے پر ہی دیکھتا رہا۔''

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے آپ بھی نیّت فرمالیجئے کہ ہم بھی اکثر اپنی نظروں کو جُھکائیں گے اور فُضول نظری سے بھی بچیں گے۔ان شاء اللہ عزوجل

آیئے مل کر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ صدا لگاتے ہیں:

اکثر نظریں جُھکی رہیں گی ان شاء اللہ عزوجل
حیاسے نظریں جُھکی رہیں گی ان شاء اللہ عزوجل

اِدھر اُدھر دیکھنے کا بھی قیامت میں حساب ہوگا

حُجَّۃُالاسلام حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ الرحمۃاللہ الوالی فرماتے ہیں: آنکھ کو ہر فضول (یعنی جس کی ضرورت نہ ہو اُس) سے بچائیے، کیوں کے اللہ عزوجل جس طرح "فضول گفتگو" کے بارے میں پوچھے گا اسی طرح بروز قیامت بندے سے "فضول نظر" (مثلًا بلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے) کے بارے میں بھی سوال کرے گا۔(احیاء العلوم ۵ص۱۲۶)

آنکھوں کی حفاظت کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زمانہ بدنِگاہی سے بچنا بہت دُشوار ہو گیا ہے اس کیلئے ہمیں خوب مَشَق کرنی پڑے گی اور اپنے آپ کو فُضول نظر سے بچاتے ہوئے آنکھ کی حفاظت کیلئے ان مدنی پھولوں کو عملی

جامہ بھی پہنانا ہوگا۔آیئے اب آنکھ کی حفاظت کے تعلق چند مدنی پُھول بیان کرتا ہوں آپ انھیں توجہ کے ساتھ سنئے اور ہو سکے تو نوٹ فرمالیجئے۔

1) روزانہ کچھ دیر وقت مقرر کر کے نگاہ جھکا کر چلنے کی مشق کیجئے' بہتر یہ ہے کہ اس دوران ذکر و دُرُود بھی کرتے رہیے۔

2) نگاہوں کی حفاظت کی عادت بنے اس نیت کے ساتھ روزانہ کم و بیش 12 منٹ قفلِ مدینہ کا عینک استعمال کیجئے۔

3)آنکھوں کی حفاظت کی عادت بنے اس نیت کے ساتھ سونے کے اوقات کے علاوہ کم از کم 12 منٹ آنکھیں بند رکھئے۔

4) بازار نہ جایئے وہاں عورتوں کی کثرت ہوتی ہے' اور اگر جانا ہی پڑے تو ایسے وقت میں جایئے کہ جب عورتیں نہ ہوں۔

5) اپنی دینی اور دنیوی مصروفیات سے فارغ ہو کر فوراً گھر کا رُخ کیجئے۔

6) بلڈنگ میں رہنے والے سیڑھیاں چڑھتے اترتے نگاہ نیچی رکھیں اِدھر اُدھر نہ دیکھیں کہ کسی کے دروازوں سے گھروں میں نظر پڑے۔

7) کاروبار وغیرہ پر جاتے آتے ایسے راستوں سے نہ گزرئے جہاں عورتوں کی کثرت ہو' گرلز کالج یا اسکول ہوں۔

8) پکنک گاہوں پر جانا دور کی بات قریب سے بھی نہ گزرئے۔

9) گھر سے نکلتے وقت نگاہوں کی حفاظت کے حوالے سے فکرِ مدینہ کر لیجئے۔

10) بد نگاہی کی آفات پڑھتے رہئے۔

11) نگاہوں کی حفاظت کے حوالے سے سنجیدہ ہو جائیے۔

12) پریشان نظری سے بچئے، سائن بورڈ وغیرہ کی طرف ہرگز نہ دیکھئے۔

13) فی زمانہ اخبار پڑھنے والے کی نگاہ کی حفاظت بے حد دشوار ہے۔

14) پان گٹکے کے کور پر بھی بے ہودہ تصویریں ہوتی ہیں۔

15) گھر کی کھڑکیوں میں بلاضرورت ہرگز نہ جائیے۔ سامنے کھڑکیوں کی طرف نہ دیکھئے۔

16) فضول نگاہی (بِلا ضرورت یہاں وہاں دیکھنے) سے بچئے۔

بدنگاہی سے بچنے کے فضائل

بد نگاہی سے بچنے کیلئے اس کے فضائل کو پیشِ نظر رکھئے۔ آیئے بد نگاہی سے بچنے کے چند فضائل سُنتے ہیں تاکہ اِس سے بچنے کا مزید ذہن بنے۔

حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینے کے تاجوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ ''بد نگاہی شیطان کے تیروں میں سے زہر میں بجھا ہوا ایک تیر ہے، جو اسے (یعنی بد نگاہی کو) میرے خوف سے چھوڑ دے گا میں اسے ایسا ایمان عطا فرماؤں گا جس کی مٹھاس وہ اپنے دل میں محسوس کریگا۔ (المعجم الکبیر مسند عبداللہ بن مسعود، رقم، ج ٠، ص)

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والاتَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ '' تین آدمیوں

کی آنکھیں جہنم نہ دیکھیں گی۔ایک : وہ آنکھ جس نے راہِ خدا عزوجل میں پہرہ دیا ' دوسری : وہ آنکھ جو اللہ عزوجل کے خوف سے روئے اور تیسری : وہ آنکھ جو اللہ عزوجل کی حرام کردہ چیزوں کی طرف اٹھنے سے رک جائے۔'' (المعجم الکبیر مسند بھز بن حکیم ' رقم ' ج ' ص)

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے مظلوم ' سرورِ معصوم ' حسنِ اخلاق کے پیکر ' نبیوں کے تاجور ' مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ '' قیامت کے دن (ان تین آنکھوں کے) علاوہ ہر آنکھ روئے گی ' ایک : وہ آنکھ جو اللہ عزوجل کی حرام کردہ چیزیں دیکھنے سے رک گئی ' دوسری : وہ آنکھ جس نے راہِ خدا عزوجل میں پہرہ دیا اور تیسری : وہ آنکھ جس سے اللہ عزوجل کے خوف سے مکھی کے پَر کے برابر آنسو نکلا۔'' (الترغیب والترھیب ' کتاب الجہاد ' باب فی الحراسۃ فی سبیل اللہ ' رقم ')

حضرتِ سیدنا ابواُمَامَہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی مُکَرَّم ' نُورِ مُجَسَّم ' رسول اکرم ' شہنشاہِ بنی آدم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا '' جس مسلمان کی نظر کسی عورت کے حسن پر جا پڑے اور وہ اپنی نگاہ جھکالے تو اللہ عزوجل اُس کے دل میں عبادت کی لذت عطا فرمائے گا۔' (مسند احمد بن حنبل مسند ابوامامۃ ' رقم ' ج ' ص)

بُزرگانِ دین کے واقعات

بد نگاہی سے بچنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بُزرگانِ دین کے آنکھوں کی حفاظت کے متعلق واقعات کو پیشِ نظر رکھا جائے۔آیئے چند واقعات بھی سُن لیجئے۔

امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آنکھوں کا قُفلِ مدینہ ایک روز حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اچانک گھر سے باہر نکلے تو ایک عورت پر نظر پڑی جس کا چہرہ کُھلا ہوا تھا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوراً پڑھا : مَدَنِیَّۃٌ مَدَنِیَّۃٌ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ مَدَنِیَّۃٌ مَدَنِیَّۃٌ یعنی بلند و برتر پروردگار کے سوا کوئی

طاقت و قوت نہیں۔''اور قسم کھائی کہ آئندہ جب بھی نکلوں گا چہرہ ڈھانپ کر نکلوں گا تاکہ کسی عورت پر نظر نہ پڑے۔

بذریعہ ایمیل E.Mail باپا کی انفرادی کوشش

ایک مرتبہ عرب امارات سے باب المدینہ (کراچی) تشریف لانے سے قبل امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی نے نگاہ کی حفاظت سے متعلق انفرادی کوشش پر مشتمل ایک E.Mail اپنے شہزادے حاجی احمد عبید رضا مدظلہ العالی کو بھیجی،جس کا کچھ حصہ پیش خدمت ہے۔''ان شاء اللہ عزوجل جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب P.I.A کے ذریعے رات تقریباً بجے روانگی ہے اور ان شاء اللہ عزوجل رات کے تین بجے باب المدینہ مطار (یعنی ائیرپورٹ) پر اتر جائیں گے۔ چونکہ مطار (یعنی ائیر پورٹ) پر بے پردہ عورتوں سے بھرا پُراگندا سا ماحول ہوتا ہے،اس لئے ذہن یہ بن رہا ہے کہ میں کسی کو بھی مطار (ائیر پورٹ) آنے کا نہ کہوں کہ کہیں میرے کہنے کے سبب وہ آئیں اور بدنگاہیوں سے نہ بچ پائیں اور آخرت میں مجھے بھی اسکا کہیں حساب نہ دینا پڑ جائے کہ ''تُو جب حالات سے واقف تھا کہ جب ہر ایک آنکھوں کا قفلِ مدینہ نہیں لگا پا رہا تھا تو اپنے نفس کو خوش کرنے کیلئے لوگوں کو مطار (ائیر پورٹ) پر کیوں جمع کرتا رہا؟''آہ! حساب کے سامنے کی تاب نہیں،میں نے سارے گناہوں سے بار بار توبہ کی ہے،آپ کو گواہ رکھ کر بھی توبہ کرتا ہوں۔استقامت کی دعا فرما دیجئے۔آہ! آہ! آہ!

موت نزدیک گناہوں کی تہیں میل کے خول
آ برس جا کہ نہا دھولے یہ پیاسا تیرا

(لیکن) حارسین کی آمد ہماری مجبوری ہے' زہے نصیب! کہ صرف گاڑیوں کے ڈرائیور اور حارسین تشریف لائیں اور وہ بھی کار پارکنگ کی جگہ تشریف رکھیں۔ ہاں! جن کو اپنی آنکھوں کے قفلِ مدینہ پر اعتماد ہو وہ بے شک تشریف لائیں۔ میں نے یہ خوف خدا عزوجل کے سبب لکھا ہے۔ آپ مجھے جلدی مشورہ میل فرما دیجئے۔ اور جن جن کو چاہیں ان کو اس میل کی پرنٹ آؤٹ پڑھا دیجئے' ان شاء اللہ عزوجل! اللہ عزوجل سے ڈرنے والے بحث میں نہیں پڑیں گے۔ ''آنکھ کی حفاظت کے بارے میں'' فکرِ مدینہ ''کسی نے حضرت سیدنا جنید بغدادی سے پوچھا' ''میں اپنی آنکھ کو بدنگاہی سے نہیں بچا پاتا' میں کس طرح اس کی حفاظت کروں؟'' آپ نے ارشاد فرمایا' ''تم اس بات کا یقین کر لو کہ جب تم کسی کو بری نظر سے دیکھ رہے ہوتے ہو تو حق تعالیٰ تمہیں کہیں زیادہ دیکھ رہا ہوتا ہے۔'' (کیمیائے سعادت' ج' ص)

(اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو.. اور.. اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو)

مُفتی فاروق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قفلِ مدینہ

مفتی فاروق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ کام کرنے والے ایک مفتی صاحب مدظلہ العالی کا بیان ہے کہ کے مزار پر حاضری دینے جائیں گے۔ چُنانچِہ بعدِ نمازِ فجر ہم کار میں بیٹھ کر جا رہے تھے۔ حاجی فاروق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کار میں اگلی نشست پر تشریف فرما تھے جبکہ میں پچھلی سیٹ پر تھا۔ اچانک میری نظر سائیڈ گلاس (Side Glass) پر پڑی تو میں نے دیکھا کہ فاروق بھائی کی نگاہیں بالکل جھکی ہوئی تھیں' ہم اسوقت سپر ہائی وے سے گزر رہے تھے اور دائیں بائیں بالکل سنسان

علاقہ تھا اور بد نگاہی کا خدشہ بھی نہ تھا لیکن آپ کی احتیاط کہ اس مرحلے پر بھی نگاہیں جھکی ہوئی تھیں۔ ''اسی اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ '' میری شادی کی تقریب میں الحمد للہ عزوجل مفتی محمد فاروق عطاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی شرکت فرمائی تھی۔ جب صبح فجر میں میری ان سے ملاقات ہوئی تو میں نے دل میں سوچا کہ فاروق بھائی رات کی تقریب کے بارے میں کوئی رسمی گفتگو فرمائیں گے۔ لیکن انہوں نے کوئی سُوال نہ کیا بلکہ نماز کے بعد گھر آتے ہوئے بھی میں نے ہی گفتگو کا سلسلہ شروع کیا' یقینا مفتی صاحِب کا زبان کا قفلِ مدینہ مثالی تھا۔' دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے ایک رُکن کا بیان ہے کہ ''مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہمراہی میں ہِند کے سفر کا اتفاق ہوا۔ سفرِ ہند کے دوران بارہا دیکھا کہ اگر کبھی کسی گاڑی میں سوار ہو کر کہیں جانا پڑتا تو مفتی فاروق صاحب رحمۃ اللہ علیہ گاڑی میں سوار ہوتے ہی اپنی آنکھیں بند فرمالیا کرتے تھے۔ ''مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہمراہی میں ہِند کے سفر کا اتفاق ہوا۔ سفرِ ہند کے دوران بارہا دیکھا کہ اگر کبھی کسی گاڑی میں سوار ہو کر کہیں جانا پڑتا تو مفتی فاروق صاحب رحمۃ اللہ علیہ گاڑی میں سوار ہوتے ہی اپنی آنکھیں بند فرمالیا کرتے تھے۔ منزل پر پہنچنے کے بعد جب کوئی آپ کو توجہ دِلاتا کہ ہم مطلوبہ مقام پر پہنچ گئے ہیں تو آپ آنکھیں کھولا کرتے تھے۔''

(اللہ عزوجل کی اِن پر رحمت ہو۔۔اور۔۔اِن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم)

تصورمرشد

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ

اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصۡحٰبِکَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصۡحٰبِکَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

عاشقِ اعلیٰ حضرت ،امیرِ اَہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ اپنے رسالے ضیائے دُرودوسلام میں فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نقل فرماتے ہیں،''جو مجھ پر شبِ جُمُعَہ اور جُمُعَہ کے روز سو بار دُرُود شریف پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا۔'' (جامع الاحادیث للسیوطی ، رقم ۲۲۳۵۷ ، ج ۳ ، ص ۷۵)

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صحبتِ صالح کی بَرَکت

مشائخِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہ فرماتے ہیں کہ انسان کی شخصیت اور اس کے اخلاق و کردار پر صحبت کا گہرا اثر پڑتا ہے۔ایک شخص دوسرے شخص کے اَوصاف سے عَمَلی اور

روحانی طور پر لازمی متاثر ہوتا ہے۔جو ایمان والا" صاحبِ تقویٰ و استقامت" کی صحبت حاصل کرلے تو وہ ان سے اَخلاقِ حَسَنہ اور ایمان کی پختگی جیسی اعلیٰ صفات و معارِفت الٰہی جیسی اعلیٰ نعمت حاصل کرلے گا۔نیز نفسانی عُیوب اور بُرے اخلاق سے بھی اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ چھٹکارا پانے میں کامیاب ہوجائے گا۔جیسا کہ صحابہ کرام علیہمُ الرِضوان کو بلند مَقام اور اعلیٰ درجہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی صحبت و مجلس کے سبب حاصل ہوا،اور تابعین علیہم الرضوان نے اس عظیم شُرف کو صحابہ کرام علیہم الرضوان کی صحبت سے پایا۔

جانشینِ رسول

عُلَماء کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہ فرماتے ہیں ،بے شک رسو لُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رِسالت عام ہے اور قِیامت تک کیلئے ہے۔اور ہر دور میں علماء و عارِفین رحمہُم اللہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے وارث ہوتے ہیں۔ان عارِفین نے اپنے نبی علیہ السلام سے علم، اخلاق، ایمان ، اور تقویٰ ورثہ میں پایا۔یہ نصیحت اور نیکی کی دعوت دینے میں حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے جانشین ہیں۔یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نور سے اِکتِسا بِ فَیض کرتے ہیں ،اور جو بھی ان کی ہم نشینی اختیار کرتا ہے ان کا وہ حال اس کی طرف سرایَت کرجاتا ہے جو انہوں نے رسولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے حاصل کیا۔

صحبت کی ضَرورت

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا"میری امّت میں ایک گروہ قِیامت تک حق پر رہے گا، ان کے مخالفین انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاسکیں گے۔(صحیح مسلم ، کتاب الامارۃ ، الخ،رقم ۱۹۲۰ ، ص۱۰۶۱)

ان کا اثر زمانے کے گزرنے سے ختم نہیں ہوتااوران وارثینِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی صحبت مُجَرَّبِ تَریا ق (یعنی تجربہ شدہ زہر کا علاج)ہے۔اور ان سے دوری زہرِ قاتل ہے۔یہ وہ قوم ہے کہ ان کا ہم نشین بدبخت نہیں رہ سکتا ، ان کا تَقَرُّب اور ان کی صحبت اصلاحِ نفس ، تہذیبِ اخلاق، عقیدے کی پختگی اور ایمان کے راسخ کرنے کیلئے بڑا موثر عملی علاج ہے۔یہ "کمالات" مطالَعَہ کرنے اور ضخیم کتابوں کے پڑھنے سے حاصل نہیں ہوتے۔یہ تووہ عملی اور وَجدانی خصلتیں ہیں، جو پَیرَوی کرنے، صحبت پانے ،دل سے لینے اور روح سے متاثر ہونے سے حاصل ہوتی ہیں۔

(حقائق عن التصوف ،الباب الثانی، الصحبۃ ص ۴۷)

معلوم ہوا کہ وارثِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اور مرشدِ کامل کی صحبت ہی وہ عملی طریقہ ہے۔جس سے نفس کا "تزکیہ" ہوسکے۔یہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ شخص غلطی پر ہے۔جو یہ سمجھتا ہے کہ میں بذاتِ خود اپنے دل کے امراض کا علاج کرسکتاہوں۔اور (ازخود) قرآن و حدیث کے مطالعے سے اپنی نفسانی خرابیوں سے چھٹکارا پاسکتا ہوں۔

ایمان کا تحفظ

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نَقَائُ السَّلاَفَۃُ فِی اَحْکَامِ البَیْعَۃِ وَالْخِلاَفَہ " میں ایسے لوگوں کو تنبیہ فرماتے ہوئے بڑے پیارے اندازسے راہنمائی فرماتے ہیں کہ قرآن و حدیث میں شریعَت، طریقت اورحقیقت سب کچھ ہے۔اور ان میں سب سے زیادہ ظاہر و آسان شریعَت کے مسائل ہیں۔اور ان آسان مسائل کا یہ حال ہے کہ اگر"آئمہ مُجتَہِدین" ان کی تشریح نہ فرماتے ، تو علماء کچھ نہ سمجھتے اور علماء کرام، آئمہ مُجتَہِدین کے اقوال کی تشریح نہ کرتے۔تو عوام "آئمہ" کے ارشادات سمجھنے سے بھی عاجز رہتے۔اور اب بھی اگر"اہلِ علم" عوام کے سامنے"مطالبِ کُتب" کی تفصیل اور صورتِ خاصہ پر حکم کی تَطبِیق نہ کریں۔تو عام لوگ ہر گز ہرگز کتابوں سے اَحکام نکال لینے پر قادر نہیں۔ ہزاروں غَلَطیاں کریں گے اور کچھ کا کچھ سمجھیں گے۔

مَدَنی اصول:اس لئے یہ اُصول مقرر ہے کہ عوام"عُلَمَاءِ حق"کا دامن تھامیں۔اور وہ " علماء ماہرین" کی تصانیف کا ،اور وہ(یعنی علماء ماہرین) "مشائخِ فتویٰ " کا اوروہ(یعنی علمائِ ماہرین)"آئمہ ہدیٰ"کا اور وہ(یعنی آئمہ ہدیٰ) "قرآن و حدیث" کا جس نے اس سلسلے کو کہیں سے توڑ دیا وہ ہدایت سے اندھا ہوگیا۔اور جس نے ہادی کا دامن چھوڑا وہ عنقریب کسی گہرے کنویں میں گرا چاہتا ہے۔

ضَرورتِ مرشِد

سَیِّدی و مرشدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ راہ طریقت کے گامزن کی راہنمائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب اَحکامِ شریعَت میں یہ حال ہے۔تو پھر واضح ہے کہ مرشد کامل کے بِغیر''اَسرارِ معرِفت'' قرآن و حدیث سے خود نکال لینا کس قدر محال ہے۔ یہ راہ سخت باریک اور مرشد کی روشنی کے بِغیر سخت تاریک ہے۔بڑے بڑوں کو شیطان لعین نے اس راہ میں ایسا مارا کے ''تَحْتُ الثَّرٰی'' تک پہنچا دیا۔ تیری کیا حقیقت کہ ''بِغیر رَہبرِ کامل'' اس میں چلے اور سلامت نکل جانے کا دعویٰ کرے۔

''آئمہ کرام '' فرماتے ہیں۔آدمی کتنا ہی بڑا عالم، عامل، زاہد اور کامل ہو اس پر واجب ہے کہ ولیِ کامل کو اپنا مرشد بنائے کہ اس کے بِغیر اس کو ہرگز چارہ نہیں۔

(تَصَوُّف و طریقت صفحہ نمبر ۱۰۸)

منقبت

"پھر توجہ بڑھا میرے مرشِد عطّار پیا" دامت بَرَکاتُہُمُ العالِیہ کے

26 حروف کی نسبت سے "چھبیس" اشعار

پھر توجہ بڑھا میرے مرشِد پیا	نظریں دل پہ جما میرے مرشِد پیا
نفس حاوی ہوا حال میرا بُرا	تجھ سے کب ہے چُھپا میرے مرشِد پیا
اب لے جلدی خبر تیری جانب نظر	میں نے لی ہے لگا میرے مرشِد پیا
سخت دل ہو چلا اب کیا ہوگا میرا	اب دے دل کو جِلا میرے مرشِد پیا
تیری بس اک نظر دل پہ ہو جائے گر	پائے گا یہ شِفاء میرے مرشِد پیا
ایسی نظریں جھکیں پھر کبھی نہ اُٹھیں	دے دے ایسی حیا میرے مرشِد پیا
گر میں چپ نہ رہا بولتا ہی رہا	نامہ ہوگا سیاہ میرے مرشِد پیا
ایسا غم دے مجھے ہوش ہی نہ رہے	مست اپنا بنا میرے مرشِد پیا
ہر بُرے کام سے خواہش نام سے	دور رکھنا سدا میرے مرشِد پیا
مجھ گنہگار کو اس ریاکار کو	تو ہی مخلص بنا میرے مرشِد پیا